صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 23 مئی 2022ء بمطابق 21 شوال 1443 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر تین منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَO يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى O اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ O وَلَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ O بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰۤئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔

(ترجمہ): مومن تو ایک دوسرے کے بھائی ہیں، لہٰذا اپنے بھائیوں کے درمیان تعلقات کو درست کرو اور اللہ سے ڈرو، امید ہے کہ تم پر رحم کیا جائے گا۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، نہ مرد دوسرے مردوں کا مذاق اڑائیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں، اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں آپس میں ایک دوسرے پر طعن نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کو برے القاب سے یاد کرو ایمان لانے کے بعد فسق میں نام پیدا کرنا بہت بری بات ہے جو لوگ اس روش سے باز نہ آئیں وہی ظالم ہیں۔ و آخِرُ الدَعوَانا أَنِ ٱلحَمدُ لِلّٰهِ رَبِّ ٱلعٰلَمِينَ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا پوائنٹ آف آرڈر کو نسچنز آور کے بعد لے لیں گے، یہ بھی بات کرنا چاہتے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں ایک بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں ابھی، ایک منٹ، میڈم، ایک منٹ، آپ کا ایک پوائنٹ آف آرڈر لیتا ہوں، باقی جتنے ممبر زہیں، میں سب کا لے لونگا لیکن ایجنڈے کے بعد ان شاء اللہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: دیکھیں، میں کسی کام کے لئے نہیں اٹھی ہوں، میں نہ اپنے کسی حلقے کے کام کے لئے اٹھی ہوں، نہ کسی بات کے لئے اٹھی ہوں، جناب سپیکر صاحب، دیکھیں یہ بعض جو پوائنٹس آف آرڈر ہوتے ہیں، یہ ہماری فورسز کو اور ان کو جو بہت زیادہ، ہماری ایک بات سے ان کے گھر والوں کا خون بڑھ جاتا ہے، میری فورس جو کہ پولیس کی فورس ہے، میری فورس جو افواج پاکستان کی فورس ہے، جناب سپیکر صاحب، شکیل صاحب جو کہ ایس ایچ او شاہ پور کو جس بے دردی سے شہید کیا گیا، میں اس کی اس ایک سو پینتالیس (145) ممبر ہاؤس کی طرف سے بھرپور مذمت کرتی ہوں اور میں سمجھتی ہوں کہ میری پولیس یعنی KP police کا خون اتنا سستا کیوں ہے؟ کہ ہماری پولیس کی نہ تنخواہیں بڑھتی ہیں، پنجاب میں دیکھیں، سندھ میں دیکھیں، بلوچستان میں دیکھیں، گلگت بلتستان میں دیکھیں، آپ آزاد کشمیر میں دیکھیں، سب سے زیادہ تنخواہیں جو ہیں، کم جو ہیں، وہ میری پولیس کو یہاں پہ KP police کو مل رہی ہیں۔ جناب سپیکر، ان کے راشن کا آج تین سال ہوگئے ہیں کہ ان کے راشن کے لئے یہاں پر آوازیں اٹھا رہی ہیں، کوئی ایسا شخص نہیں ہے کہ جو ان کے راشن کو کم از کم دس ہزار تو کرے، چھ سو اکسٹھ (661) روپے میں آپ کو آج، الاؤنس کا کہتی ہوں، آپ چھ سو اکسٹھ (661) میں مجھے پورا مہینہ کھا کر دکھائیں، سات روپے فی کھانا ان کو یعنی ایک وقت کا مل رہا ہے، ہم کس نہج پہ جا رہے ہیں؟ ہماری پولیس کے شہداء دن بہ دن بڑھتے چلے جا رہے ہیں، ان کے گھر والے جو ہیں، جب میں ان کے گھر دعا کے لئے گئی جناب سپیکر صاحب، مجھے نہیں لگا، مجھے یہ لگا کہ یہ غریب آدمی کا گھر ہے، یہ کسی ایس ایچ او کا گھر مجھے نظر نہیں آیا کیونکہ وہ ایک ایماندار شخص تھا، وہ ایک ایسا ایماندار شخص تھا، بعض اوقات اگر اس کو کوئی بھی افسر کہتا کہ یہ ناجائز کام کرو تو وہ نہیں کرتا تھا، دیکھیں، میں اس میں باقاعدہ انکوائری کی اپیل بھی کرتی ہوں کہ میرے اس شہید کے بارے میں جو بہادر سپوت تھا اس KP کا اور جس طریقے سے اس کا بدن ایک گاڑی میں آیا، اس گاڑی میں پہلے، اس کی گاڑی کو دور سے Hit کیا، کہیں سے وہ کیمرا Zoom ہوا تھا جو میں نے

وہ ویڈیو دیکھی ہے، پھر لگا تار اس کی گاڑی جب Hit ہو گئی تو وہ اتنے دیدہ دلیر دہشت گرد جو ہے وہ Target killers گاڑی سے اترے، اتنی دیدہ دلیری سے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، میڈم آپ کی بات آ گئی-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اس کے بدن کو گولیوں سے چھلنی کیا گیا-----

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کے لئے دعا کر دیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، ایک ایک گولی کا حساب لینا چاہتے ہیں، ہم لوگ دہشت گردوں سے، Target killers سے نہیں ڈرتے، ہم نہیں ڈرتے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: منور خان صاحب، آپ اجتماعی دعا کریں۔

جناب منور خان: میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کے بعد میں ان شاء اللہ آپ کو ٹائم دوں گا لیکن پہلے دعا کریں، منور خان صاحب، آپ دعا کریں۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب منور خان: یو منٹ ماته راکړئ جی، یو منټ-----

جناب ڈپٹی سپیکر: منور خان صاحب، درکوم جی، بالکل درله مینځ کښې موقع درکوم جی، خو که یو منټ پرې نه لګی، دا بابک صاحب هم ریکویسټ کوی، تهیک ده اووایئ جی۔

جناب منور خان: تھینک یو۔ جناب عالی، میرے محلے سے تقریباً ڈھائی مہینے ہوئے ہیں ایک بچہ اغواء ہو چکا ہے، تمام تر کوششوں کے باوجود روڈ پر Strikes، ہڑتالیں سب کچھ ہم نے کیا ہے لیکن میں پنجاب کے چیف جسٹس کو سلام پیش کرتا ہوں کہ کل انہوں نے Suo moto action لیکر ایک بچی جو اغواء ہو گئی تھی، ایک دو گھنٹوں میں اس کو Recover کیا، میں یہاں پر اپنے پشاور کے چیف جسٹس کو کم از کم یہاں پر اسمبلی کے Floor پہ یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ جس طرح پنجاب کے چیف جسٹس نے Suo moto action لیا ہے، کل میں اس اغواء کو جو ابھی تک Recover نہیں ہوا ہے، خدا کے لئے اس پہ Suo moto action لیں، خاص کر یہاں پر میں لاء منسٹر ابھی پتہ نہیں کدھر چلا گیا؟ لاء منسٹر کو بھی میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ کم از کم اس بچے کے متعلق کوئی ڈھائی مہینے ہو گئے ہیں، Under twenty age

ہے، خدا کے لئے لاء منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ ہے کہ یہ کم از کم لوکل جوڈی پی او ہے، جو پولیس والے ہیں، ان سے کم از کم یہ رپورٹ تو مانگیں کہ آخر کیوں آپ لوگ ناکام ہیں؟-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ٹھیک ہے جی۔

<u>جناب منور خان:</u> اس لئے مجھے مجبوراً یہی ریکویسٹ کرنا پڑتی ہے کہ چیف جسٹس صاحب کم از کم یہ Suo moto action لیں، اس بچی کو Recover کریں۔ Thank you, Sir.

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Questions` Hour.

<u>جناب فضل الہیٰ:</u> جناب سپیکر صاحب، یو منٹ را کرئ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> کوئسچنز آور نہ پس د رکوم، بابک صاحب ریکویسٹ کړے دے، ما بابک صاحب تہ هم اووئیل د ایجنډې نہ پس جی، فضل الہی صاحب، د ایجنډې نہ پس جی۔ کوئسچن نمبر 13874، محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ وزیر انتظامیہ سے میرا یہ سوال ہے، ایک تو، سب سے پہلے بات یہ ہے کہ رات کے دو بجے تک جب میں Website پر دیکھ رہی تھی، اس میں اس کوئسچن کا Answer نہیں تھا، آپ ذرا سیکرٹریٹ والوں سے پوچھیں کہ صبح انہوں کیوں اس کو Admit کیا ہے؟ یہ آپ کی رولنگ ہے، جناب سپیکر صاحب کی رولنگ ہے کیونکہ میرا یہ جو کوئسچن ہے، اگر آپ دیکھیں، یہ کوئسچن نمبر 13874 ہے، یہ اس کی Submission ہوئی ہے 31 جنوری 2022ء کو، اس کی جو تاریخ ایڈمیشن ہے تو وہ 7 فروری 2022ء ہے، ظاہر ہے کہ اس کا ایک ہفتہ، میں سمجھتی ہوں کہ آپ نے Unannounced جو ہے، وہ ہمارا 31 مئی کو تھا لیکن آپ نے کسی Bill کی وجہ سے یا جو بھی Reason ہے، اس وجہ سے آپ نے (اجلاس) جلدی بلا لیا لیکن پھر بھی یہ کوئسچن جو ہے اس پر میری تیاری نہیں ہے کیونکہ یہ مجھے آج صبح ہی ملا، میں نے اس کو دیکھا ہے، مہربانی کر کے اس کو ڈیفر کریں کیونکہ یہ رات تک ایجنڈے پہ نہیں تھا، یہ رات تک نہیں تھا-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> میں سیکرٹری سے پوچھتا ہوں۔ میډم، ډیپارټمنټ دوئ تہ جواب لیټ ورکړے دے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جی ټهیک شوه نو زما تیاری نہ دہ، تاسو-----

جناب ڈپٹی سپیکر: خوځل مونږه مخکښې هم او سپيکر صاحب هم ډائريکشن ورکړے دے، ما هم ورکړے دے، زه بيا دا ډائريکشن ډيپارټمنټ ته ورکوم، دا جوابات په ټائم باندې Submit کوئ، دومره ټائم کيږى او جوابات په ټائم نه راځى، نو مونږه به د هغه سوال جواب بيا نه منو، زه به ئے ډائريکټ کميټئ ته ريفر کوم، بيا هغه د شپې يو بجه جواب راغلے دے، د شپې يو بجه۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بيګاه د شپې يو بجه جواب راغلے دے جى۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر، یہ جو ہے ناں، یہ جو کاپی ہے، یہ تو کوئی رات کا ٹائم نہیں ہے ناں، یہ جو ایجنڈا ہے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، ان کے جوابات رات کو ایک بجے ہمارے سیکرٹریٹ کو ملے ہیں۔

وزیر محنت وافرادی قوت: اچھا، لیکن پھر میں اس کو Appreciate-----

جناب ڈپٹی سپیکر: ہمارے سیکرٹریٹ کو جواب رات ایک بجے ملا ہے۔

وزیر محنت وافرادی قوت: پھر تو میں Appreciate کرتا ہوں-----

جناب ڈپٹی سپیکر: آج صبح، Sorry آج صبح ملے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بڑا Appreciate کریں، رات کے ایک بجے آتا ہے اور پھر-----

جناب ڈپٹی سپیکر: ہماری اسمبلی کو۔

وزیر محنت وافرادی قوت: آپ کو میں Appreciate کرتا ہوں کہ پھر بھی ایجنڈے پر آگیا ہے ناں، میں تو کہہ رہا ہوں-----

جناب ڈپٹی سپیکر: ایجنڈے پر آیا ہے لیکن ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ کے ڈیپارٹمنٹ سے سوال کا جواب آج صبح ملا ہے، ان کو جواب ٹائم پہ دینا چاہیئے۔

وزیر محنت وافرادی قوت: ٹھیک ہے جی، اگر-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، آئندہ اگر لیٹ جواب آیا تو میں آپ سے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میں یہ ڈیفر کرتا ہوں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں نہیں، سر، میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ جس محکمے کا سوال اگر لیٹ آیا تو اس کے وزیر پہ تحریک استحقاق آنی چاہیئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں اس کو ڈیفر کرتا ہوں۔

وزیر محنت وافرادی قوت: یہ ایڈمنسٹریشن کا سوال تھا۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ڈیفر کرتا ہوں۔

وزیر محنت وافرادی قوت: ایڈمنسٹریشن کا سوال ہے، جواب آ چکا ہے، جواب تو سن لیں ناں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی میں۔

وزیر محنت وافرادی قوت: اگر اس ایوان کے اندر جب کوئسچن ایک دفعہ آ جاتا ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی دیکھیں، شوکت صاحب، ایک چیز غلط ہے تو کب تک ہم اس کو Defend کرتے رہیں گے، جواب آ گیا ہے لیکن ان کی تیاری نہیں ہے، یہ صبح آیا ہے، ان کی تیاری نہیں ہے تو ڈیفر کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ حمیرا خاتون صاحبہ، کوئسچن نمبر 14248۔

* 14248 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) رواں مالی سال 22-2021ء کے بجٹ میں آبپاشی کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؛

(ب) رواں مالی سال کے بجٹ میں محکمہ کے لئے مختص بجٹ میں پہلی ششماہی کے دوران کتنی رقم ریلیز ہوئی ہے، اس میں اب تک کتنی رقم خرچ ہوئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) گزشتہ پانچ سالوں میں محکمہ آبپاشی کو جاری شدہ رقوم کی مالیت، جاری شدہ رقوم اور جتنی Lapse ہوئیں، ان کی تفصیل اور وجوہات بتائی جائیں؟

جناب ارشد ایوب خان (وزیر آبپاشی): (الف) مالی سال 22-2021ء کے بجٹ میں محکمہ آبپاشی کے لئے کل 11976.2207 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

(ب) رواں مالی سال 22-2021ء کے بجٹ میں پہلی ششماہی کے دوران کل 11317.8757 ملین روپے کی رقم ریلیز ہوئی ہے، اس میں اب تک کل 7835.861312 ملین روپیہ خرچ ہوا ہے جس کی تفصیل ریکارڈ میں موجود ہے۔

(ج) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران جاری شدہ رقوم کی مالیت، خرچ شدہ رقم کی تفصیل ریکارڈ میں ہے، مزید یہ کہ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران رقم جاری شدہ بجٹ میں Lapse نہیں ہوئی کیونکہ مالی سال کے

اختتام سے پہلے Surrender policy کے تحت باقی رہ گئی رقم محکمہ خزانہ کو واپس Surrender کی جاتی ہے۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جس طرح جواب نہ دینے پہ میرے خیال میں وزیر سے پوچھنا چاہیئے اور جواب غلط دینے پہ بھی، میرے خیال میں اس کا بھی احتساب ہونا چاہیئے۔ یہ جو مجھے ایریگیشن کا جواب دیا گیا ہے، اس میں انہوں نے کہا ہے جو آپ کے سامنے پڑا ہوا ہے کہ ہمارا فنڈ Lapse نہیں ہوا بلکہ وہ ہمارے پاس فنڈ بچ گیا تھا، ہم نے خزانے میں واپس جمع کرایا ہے۔ میں یہاں پر منسٹر صاحب کو چیلنج کرتی ہوں کہ وہ اپنے پچھلے سال کی اے ڈی پی نکال کر دیکھ لیں کہ آپ کے کتنے ٹیوب ویلز ہیں جو ادھورے پڑے ہوئے ہیں؟ جس کی صرف Digging ہوئی ہے، آپ لوگوں نے فنڈ واپس بھجوا دیا، آخر یہ کونسی منطق ہے؟ پھر آپ جواب بھی غلط دے رہے ہیں جبکہ کام آپ کا ادھورا پڑا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ نعیمہ کشور صاحبہ، سپلیمنٹری۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ منسٹر صاحب ہمارے لئے محترم ہیں، چونکہ ان کو درمیان میں محکمہ حوالہ ہوا ہے، اب تو ان کو کچھ زیادہ وہ نہیں ہے، وہ محنت کر رہے ہیں، جس طرح جواب دیا گیا ہے، اے ڈی پی کی سکیم میں چیلنج کرتی ہوں کہ جو پچھلی اے ڈی پی کی سکیمیں ہیں، ان میں کوئی ایک سکیم بھی مکمل نہیں ہے، محکمہ کے پاس بجٹ ہے ہی نہیں، یہ منسٹر صاحب بھی مانتے ہیں، سب مانتے ہیں، میری ایک ریکویسٹ ہے، اب جو Allocation ہوئی ہے وہ بھی By name schemes کو ہوئی ہے لیکن جو اے ڈی پی سکیمز ہیں، ان کے لئے ان کو رقم نہیں دی گئی ہے، اگر ان کے پاس کوئی بجٹ ہے ہی نہیں تو یہ جو اے ڈی پی میں شامل سکیمیں ہیں، ان کا کیا ہوگا؟ میں نے منسٹر صاحب سے بار بار ریکویسٹ بھی کی ہے، مردان میں بھی ہمارے بہت سارے ٹیوب ویلز انہوں نے وہ کئے ہوئے ہیں، اے ڈی پی میں ہیں لیکن صرف Digging ہوئی ہے باقی اس پر کچھ کام نہیں ہوا ہے۔ دوسرا میرا کوسچن ہے کہ چونکہ جب مرکز سے یہ منی بجٹ پچھلی حکومت میں آیا، انہوں نے جو سولرائزیشن اور اس کے ٹیکسز بڑھا دیئے، پچھلی رقم جو تھی، اس پر ظاہر ہے وہ پھر نہیں لے سکتے، سب کی سولرائزیشن اسی طرح پڑی ہے، اب اگر ان کے پاس بجٹ نہیں ہے تو وہ سکیمیں کب تک اور کتنے سال چلیں گی، ان کیلئے انہوں نے کرنا کیا ہے؟ کوئی ارادہ ہے کہ نہیں کہ ان کو مکمل کریں؟ تھینک یو۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, Arshad Ayub Sahib.

جناب ارشد ایوب خان (وزیر آبپاشی): شکریہ، جناب سپیکر۔ سب سے پہلے میرے آنریبل ممبر نے جو Funds lapsed کا سوال کیا ہے، یہ ہم نے In writing دیا ہے کہ ہمارا فنڈ Lapse نہیں ہوا، یہ فرق ہے تھوڑا سا Lapse اور Surrender میں، Lapse تو تب ہوتا ہے کہ محکمے کی کوئی Inefficiency ہو، کام نہ ہو اور وہ پھر Lapse کر جاتا ہے، Surrender یہ ہوتا ہے کہ کافی سارے ہمارے پراجیکٹس اس طرح کے ہیں جدھر Legal litigation شروع ہو جاتی ہے، فرض کریں آپ پراجیکٹس کر رہے ہیں، کینال بنا رہے ہیں، کوئی بندہ آکر Stay لے لیتا ہے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فیصل زیب صاحب، موبائل پہ بات نہ کریں، ان کا موبائل لے لیں، فیصل زیب صاحب سے موبائل لے لیں۔

وزیر آبپاشی: وہ پراجیکٹ Delay ہو جاتا ہے، جب Delay ہو جاتا ہے، Financial year جب Close ہوتا ہے تو محکمہ خود وہ فنڈز Surrender کر جاتا ہے، جب اس کو پتہ ہے کہ وہ اس پراجیکٹ میں Proceed نہیں کر سکتا، فنانس والے پھر اس کو Re-appropriate کر کے کسی اور محکمے کی طرف کر دیتے ہیں، یہ تو میرا جواب ہے، آپ کے جو فنڈز Lapsed ہیں، On the record مجھے محکمے نے جو ریکارڈ دیا ہے، مجھے پتہ ہے، ہمارے فنڈز Lapse نہیں ہوئے ہیں، محکمہ فنڈ ضرور Surrender کرتا ہے۔ میری بہن نے جو دوسرا کوسچن ادھر کیا ہے، واقعی کافی ساری سکیمز ہماری جو اے ڈی پی میں پڑی ہوئی ہیں، Shortage of funds ہمارا Main reason رہا ہے جس کی وجہ سے ہم کافی سارے پراجیکٹس کمپلیٹ نہیں کر سکے۔ اس میں آپ کو یہ بھی ذہن میں رکھنا چاہیئے کہ Covid کا، ہمارے کورونا کے بھی دو سال اس میں گزرے ہیں جس میں ہمارے کافی سارے Financial constraints بھی رہے ہیں، اس کو یہ سارے مانتے ہیں، ابھی ہم امید کرتے ہیں کہ حالات بہتر ہو رہے ہیں، سی ایم صاحب بھی اس میں کوشش کر رہے ہیں کہ مختلف محکموں کو صرف ایریگیشن نہیں، ورکس ڈیپارٹمنٹ ہے، آپ کا پبلک ہیلتھ ہے، سی اینڈ ڈبلیو ہے، اس کو Funds allocate کرنے کی کوشش فنانس ڈیپارٹمنٹ کے Through کر رہے ہیں، خاص کر جو ہمارے پھنسے ہوئے پراجیکٹس ہیں، ان کو Backup کیا جائے اور وہ Ongoing آئے۔ جو دوسرا کوسچن آیا، آنریبل ممبر نے کیا ہے، واقعی کچھ چھوٹے چھوٹے پراجیکٹس کچھ رہ گئے ہیں، اس وجہ سے Financial constraints ہیں، یہ ہم سب کو ماننا پڑیگا، Accept کرنا پڑے گا، اس پہ فنانس والے منسٹر صاحب ادھر تو نہیں بیٹھے ہیں، ہم تو ہمیشہ تمام

منسٹری والے، ہمارے Colleagues ہیں، ہم ان کو ہمیشہ یہی کہتے ہیں کہ ہمیں آپ سپورٹ کریں، خاص کر ممبرز کی کافی ساری اس میں Apprehensions ہوتی ہیں، اپنے حلقوں میں یہ پراجیکٹ Launch کر دیتے ہیں، اس کا افتتاح کر دیتے ہیں، پھر پبلک کا پریشر ممبران پہ آتا ہے، خواہ وہ گورنمنٹ کا ممبر ہو یا اپوزیشن کا ممبر ہو، اس میں بالکل I totally support them، آپ سے بھی گزارش کرتے ہیں کہ فنانس والے کو کہیں کہ ہمیں Backup کریں تاکہ ہم یہ سارے پراجیکٹس کمپلیٹ کر سکیں۔ شکریہ جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ٹھیک ہے، تھینک یو۔ جی میڈم، ان کا جواب تو کافی تھا۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون</u>: جناب سپیکر صاحب، میں آپ کے توسط سے یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں، مجھے تو بڑی حیرت ہو رہی ہے کہ منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہمارے جو فنڈز بچ جائیں، ہم ان کو استعمال نہیں کر سکتے، ہماری مجبوری ہے، ہم Surrender کرتے ہیں، میں ان سے یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ کیا ان کے پاس اپنے ڈیپارٹمنٹ کے اندر اتنے اختیارات نہیں ہیں کہ ان کے پاس فنڈ بچ رہا ہے، ان کا کام ادھورا پڑا ہوا ہے، انہوں نے Location کے لئے نئی سکیمیں لے لی ہیں اور پرانی سکیموں کا کام ادھورا چھوڑ دیا ہے، جب ان کے پاس فنڈ نہیں تھا تو انہوں نے نئی Location کے لئے نئے پراجیکٹس لے لئے اور پرانے کو انہوں چھوڑ دیا ہے، فنڈ انہوں نے خزانے میں واپس جمع کرا دیا ہے، اب آیا جب دوسری گورنمنٹ آئے گی، ابھی بجٹ ہوگا، اس کے بعد جب آئے گی پھر وہ کیا ہوگا؟ انہوں نے کیوں فنڈ واپس خزانے کو دیا ہے؟-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ٹھیک ہے۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون</u>: آخر یہ تو ایک بہت بڑی مایوسی کی بات ہے، Incompetency کی بات ہے کہ ایک منسٹر صاحب اپنے محکمے کا فنڈ واپس خزانے کو دے رہا ہے لیکن وہ استعمال نہیں کر سکتے۔ میری یہ ریکویسٹ ہے کہ اگر منسٹر صاحب کو ہماری اس کی ضرورت ہے-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ٹھیک ہے، آپ کا سوال آگیا ہے۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون</u>: اس سوال کو کمیٹی میں ریفر کریں تاکہ اس کو میں Thoroughly discuss کروں، میرے پاس یہ شواہد موجود ہیں کہ کام ادھورا پڑا ہوا ہے اور فنڈ Surrender ہو گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ارشد ایوب صاحب۔

وزیر آبپاشی: جناب سپیکر، میں نے پہلے بھی اس کی وضاحت کی ہے، Funds surrender ادھر ہی ہوتے ہیں جدھر پراجیکٹس پھنس جاتے ہیں، جدھر کوئی Legal issues آ جاتے ہیں یا کافی سارے ہمارے ایسے پراجیکٹس ہیں، ڈیمز کے ہمارے ایسے پراجیکٹس ہیں جدھر لوگ Litigation میں چلے جاتے ہیں، عدالتوں میں چلے جاتے ہیں اور جب سامنے ایک نظر آ رہا ہے کہ یہ پراجیکٹ اگلے دو سال، ڈیڑھ سال نہیں چلے گا تو The only option is to surrender the funds، ہماری حکومت ہو یا کسی کی بھی حکومت ہو، وہ بہتری کے لئے کسی اور منسٹری کو دے سکتی ہے۔ باقی Shortage of funds کی انہوں نے ایک بڑی اچھی بات کی ہے کہ اگر پرانے پراجیکٹس کمپلیٹ نہیں ہو رہے ہیں تو نئے آپ کیوں ڈالتے ہیں؟ اس میں ہر سال ایک Exercise ہوتی ہے، سی ایم صاحب نے کافی دفعہ ہمارے تمام ممبران کو کہا ہے کہ جی آپ کو بھی اس کا پتہ ہے جناب سپیکر، آپ نئی Proposal نہ دیں، گورنمنٹ کو بھی یہی کہا جاتا ہے کہ پہلے پچھلے کام ہمارے مکمل ہو جائیں، اس کے بعد ہمیں آگے چلنا چاہیئے، Political compulsions ہیں، Political government ہے، ممبران پر بھی پریشر ہے، ہمیشہ End of the day پھر وہی نئی سکیمیں آ جاتی ہیں اور یہ نہیں ہونا چاہیئے۔ میرے خیال سے پرانی جو سکیمیں ہیں، ہمیں پہلے مکمل کرنی چاہیئیں، اس کے بعد ہمیں آگے چلنا چاہیئے۔ تھینک یو جی۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you.

محترمہ حمیرا خاتون: جب منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ مسئلہ ہے، پرانی سکیمیں جو ہیں وہ۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، ایک منٹ۔

محترمہ حمیرا خاتون: اسی مسئلے کو حل کرنے کے لئے تو کمیٹی میں ریفر کریں ناں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے تو کافی تفصیل سے جواب دے دیا ہے، اس کی سمجھ تو تقریباً سب کو آ گئی ہے، اگر اس کے جواب سے بھی آپ مطمئن نہیں ہیں تو پھر کیا کہہ سکتا ہوں؟ یہ تو کافی تفصیل سے انہوں نے جواب دیا ہے۔

محترمہ حمیرا خاتون: نہیں، وہ نئی سکیمیں لے رہے ہیں اور پرانی کو Cover نہیں کر رہے ہیں، اس کو کمیٹی میں ریفر کریں، جب مسئلہ ہے تو ادھر ہی حل ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں میڈم، انہوں نے جواب کافی تفصیل سے دے دیا ہے، کافی Explain کیا ہے، اس جواب سے میرے خیال سے آپ کو Satisfied ہونا چاہیئے۔ تھینک یو۔ کوسچن نمبر 14147، جناب فیصل زیب صاحب۔

* 14147 _ جناب فیصل زیب: کیا وزیر سماجی بہبود ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے ضلع شانگلہ میں 2016ء سے 2021ء تک مختلف آسامیوں پر تعیناتیاں کی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ عرصہ میں کل کتنے افراد کس قانون، کن کے احکامات سے بھرتی ہوئے ہیں، تمام بھرتی شدہ افراد کی درخواستیں، شناختی کارڈز، ڈومیسائل، تعلیمی اسناد، بھرتی آڈرز، موجودہ پوسٹنگ آرڈرز، اخباری اشتہارات، کیڈر، بنیادی سکیل اور سلیکشن کمیٹی ممبران کے نام فراہم کئے جائیں، نیز 2021ء اور 2022ء میں مزید کتنے افراد بھرتی کئے جائیں گے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب انورزیب خان (وزیر سماجی بہبود): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) محکمہ ہذا میں ضلع شانگلہ میں بھرتی ہونے والے افراد کی تفصیل لف ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔ 2021ء اور 2022ء میں بھرتیاں قواعد وضوابط کے مطابق اور اشتہارات دیتے وقت موجودہ خالی آسامیوں کی تعداد کے مطابق کی جائیں گی۔

جناب بلاول آفریدی: وہ سراج الدین صاحب کا ایک کوسچن ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، کبنبینئ جی۔ وہ Lapse ہو گیا ہے، میں نے کہہ دیا ہے کہ جو ممبر خود نہیں ہے۔ جی فیصل زیب صاحب۔

جناب فیصل زیب: جناب سپیکر صاحب، جواب میں نے دیکھ لیا ہے لیکن اس میں میرا سپلیمنٹری کوسچن یہ ہے کہ کیا یہ لوگ بتانا پسند کریں گے کہ انہوں نے 2019-2018ء میں شانگلہ میں بی پی ایس 3 اور 4 میں سوات اور مختلف اضلاع کے لوگوں کو بھرتی کیا ہے؟ کیا شانگلہ میں ایسے نوجوان نہیں تھے کہ ان کو ان عہدوں پر اور ان پوسٹوں پر بھرتی کیا جاتا؟ روزمرہ آپ دیکھتے ہیں کہ کوئلہ کانوں میں شانگلہ کے مزدور وفات ہو رہے ہیں، ان کو شانگلہ میں کوئی ایسا نہیں ملا کہ سوات کے بجائے دوسرے اضلاع کے بجائے شانگلہ کے لوگوں کو بھرتی کیا جا سکتا؟ یہ میرا سپلیمنٹری کوسچن ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond, Anwar Zeb Sahib.

جناب انور زیب خان (وزیر سماجی بہبود): جناب سپیکر صاحب، انہوں نے جو کوئسچن کیا ہے کہ آیا یہ درست ہے کہ ضلع سوات میں محکمہ ہذا میں 2018ء میں کلاس فور بھرتی ہوئے ہیں؟ جی ہاں، یہ بالکل درست ہے، ضلع سوات میں سال 19-2018ء میں کی گئی بھرتیاں قواعد وضوابط کے مطابق کی گئی ہیں، ضلع سوات میں سال۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انور زیب صاحب، آپ کے سوال سے تو وہ مطمئن ہے، انہوں نے کہہ دیا ہے کہ ان کو جواب مل گیا لیکن انہوں نے سپلیمنٹری کوئسچن کیا ہے، سپلیمنٹری کوئسچن کا جواب دیں، انہوں نے سپلیمنٹری کوئسچن کیا ہے۔

وزیر سماجی بہبود: دوبارہ کرلیں، میری سمجھ میں نہیں آیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے سپلیمنٹری کوئسچن کیا ہے، آپ کے جواب سے تو وہ مطمئن ہے، انہوں نے کہا ہے کہ مجھے جواب مل گیا ہے، انہوں نے سپلیمنٹری کوئسچن کیا ہے، جی دوبارہ کریں۔

جناب فیصل زیب: سب سے پہلے بات تو یہ ہے کہ یہ ضلع سوات نہیں ہے، ضلع شانگلہ کی بات ہو رہی ہے۔ دوسری بات یہ ہے، سپلیمنٹری کوئسچن میرا یہ ہے کہ اس میں پی پی ایس 3 اور 4 میں 19-2018 میں سوات کے لوگوں کو بھرتی کیا گیا ہے اور دوسرے اضلاع کے لوگوں کو بھی بھرتی کیا ہے، کیا شانگلہ میں ایسے نوجوان نہیں تھے کہ سوات اور دوسرے اضلاع کی جگہ لوکل لوگوں کو بھرتی کیا جاتا؟ یہ میرا کوئسچن ہے۔

وزیر سماجی بہبود: جناب سپیکر صاحب، د دې مکمل ډیټیل موجود دے، د شانګلې نه خلق اغستې شوی دی، دېکښې که زمونږه د ممبر صاحب کوئسچن وی او ده ته کوم اعتراض وی، ما ته دې ثبوت مخې ته کیږدی، زه به ډائریکټر راواوغواړم، د ده سره به ئے کښینوم، دا بالکل نه شی کیدے، دا ما خپل ټول ډیپارټمنټ ته انسټرکشنز ورکړی دی، په کومه ضلع کښې چې هم پوسټونه راځی هم د هغې ضلعې لوکل خلق هغه سره به د هغه ضلعې ډومیسائل وی، د هغې ضلعې شناختی کارډ به ورسره وی او هغه کسان به پرې بهرتی کیږی، که ستاسو څه مسئله وی، بیا راشئ کښینئ زما سره۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی فیصل زیب صاحب۔

جناب فیصل زیب: میں کیا ثبوت دونگا، انہوں نے اپنے جواب میں خود ہی ثبوت دیا ہوا ہے کہ سوات کے لوگوں کو بھرتی کیا گیا ہے، آپ دیکھ لیں، جواب دیکھ لیں، اس کو کمیٹی میں بھیج دیں، یہ ساری چیزیں فائنل ہو جائیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر سماجی بہبود: جناب سپیکر صاحب، یو د ډسټرکټ پوسټونه وی کوم چې د ډسټرکټ د خلقو حق جوړیږی، په هغې باندې د ډسټرکټ خلق بهرتی کیږی، یو د KP په سطح باندې پوسټونه دی، هغه Overall د ټول KP حق جوړیږی، د هر ځائې نه ورته خلق Apply کولے شی، که د شانګلې پوسټونه وی او د بهر نه پرې کسان بهرتی شوی وی، بالکل ممبر صاحب زما سره کښیناستلے شی، شواهد دې راوړی، ماته دې کیږدی، زه به ډائریکټر صاحب رااوغواړم، د ده سره به ئے کښینوم، دا خو بالکل جی، زه هم د دې په حق کښې نه یم، د یو ډسټرکټ حق باندې دې د بل ډسټرکټ خلق بهرتی کیږی، را دې شی، زما سره دې کښینی۔

جناب فیصل زیب: جناب سپیکر صاحب-----

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب فیصل زیب: زما تاسو ته خواست دے، دا سوال تاسو کمیټئی ته اولیږئ، منسټر صاحب اوسه پورې زما په خیال نه دے پوهه شوے، شواهد نور څه ته وائی، دوئ په خپل جواب کښې هر څه لیکلی دی جی او بل دا د KP په لیول پوسټونه نه دی، دا د ضلعې د کلاس فور پوسټونه دی، د هغې ذکر زه کوم لګیا یم، نو دا کمیټئ ته اولیږئ نو-----

جناب ڈپٹی سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر سماجی بہبود: زما سره دې ممبر صاحب کښینی، که دوئ ما مطمئن نه کړو نو ټهیک ده، که ما مطمئن نه کړو نو بیا ئے کمیټئ ته ریفر کړئ، ټهیک ده۔ اول دې ما سره کښینوئ۔

جناب فیصل زیب: اس کو کمیٹی میں بھیج دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: زه به ئے هاؤس ته Put کړم۔

جناب فیصل زیب: سر، اس کو ڈائریکٹ کمیٹی کے حوالے کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نو دا خو منسٹر وائی، زہ خو ئے نہ شم حوالہ کولے، د منسٹر صاحب رضا سرہ بہ ځو۔

جناب فیصل زیب: منسٹر صاحب، لکہ دا خو ډیپارټمنټ غلط بیانی کړې دہ نو کمیټۍ تہ ئے اولیږئ، خبرہ بہ صفا شی، لکہ دا زہ ریکویسټ کوم تاسو تہ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اوئے لیږو جی، ټهیک شوہ۔

(تالیاں)

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 14147, asked by the honourable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the Committee concerned. Question No. 14427, Naeema Kishwar Sahiba.

* 14427 _ محترمہ نعیمہ کشور خان: کیا وزیر انتظامیہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ٹرانسپورٹ وینگ کے ریکارڈ پر اس وقت کل کتنی گاڑیاں ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) یہ گاڑیاں کن کن افسران کو الاٹ کی گئی ہیں، مکمل فہرست الاٹمنٹ ریکارڈ کے ساتھ فراہم کریں؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) ٹرانسپورٹ وینگ محکمہ انتظامیہ کے پاس فی الوقت تقریباً 115 مختلف قسم کی گاڑیاں ہیں۔

(ب) ان گاڑیوں میں 50 گاڑیاں VVIPS کی پروٹوکول ڈیوٹی کے لئے ہمہ وقت دستیاب ہوتی ہیں۔ (ان گاڑیوں کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔ اس کے علاوہ 27 گاڑیاں کابینہ کے ممبران جن میں وزراء، معاونین، ایڈوائزرز اور پارلیمانی سیکرٹریز شامل ہیں، ان کے زیر استعمال ہیں۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔ نو (9) گاڑیاں محکمہ انتظامیہ کے افسران کے زیر استعمال ہیں۔ (تفصیل بھی ایوان کو فراہم کی گئی)۔ اٹھارہ (18) گاڑیاں محکمہ عملہ کے افسران کے زیر استعمال ہیں۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی) اور گیارہ گاڑیاں مختلف ہاؤسز کے زیر استعمال ہیں۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر صاحب، تھینک یو۔ یہ سوال نمبر 14427 مجھے خیر یہ صبح واٹس ایپ پر ملا ہے، مجھے نہیں پتہ کہ آپ کو اور اسمبلی کو کب ملا ہے؟ مجھے صبح واٹس ایپ پہ اس کا جواب ملا ہے لیکن پھر بھی میں یہ ریکویسٹ کرونگی کہ یہاں پہ ہماری کچھ بہنیں بھی پارلیمانی سیکرٹریز ہیں، جہاں تک مجھے پتہ ہے ان کے پاس تو گاڑیاں ہیں ہی نہیں، مجھے نہیں پتہ کہ یہ ہاؤسز کی گاڑیاں کس کے پاس ہیں؟ یہ پروٹوکول کی گاڑیاں کس کے پاس ہیں؟ اس کا مجھے پتہ نہیں، انہوں نے تو مجھے صرف وہ دیا ہے کہ یہ ان کے پاس ہیں لیکن جہاں تک مجھے پتہ ہے، ہمارے جو پارلیمانی سیکرٹریز ہیں، اگر ہیں بھی تو میرا کوسچن یہ ہے کہ اگر پارلیمانی سیکرٹریز کو ہم مراعات دے رہے ہیں، گاڑیاں بھی دے رہے ہیں، آفس یا جو کچھ بھی میں نے کبھی نہیں سنا کہ ان کو موقع دیا گیا ہے، یہاں پہ کوئی جواب بھی ہمیں دیں، پارلیمانی سیکرٹری اس لئے ہوتا ہے کہ جو بھی اسمبلی کی کارروائی ہے، اس کا جواب دینا پارلیمانی سیکرٹری کی ذمہ داری ہوتی ہے لیکن کیا وجہ ہے کہ یہاں پہ جتنے بھی پارلیمانی سیکرٹریز ہیں، ان کو کبھی موقع ہی نہیں دیا جاتا؟ خاص کر ہماری جو بہنیں ہیں۔ تھینک یو جی۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond.

کون Respond کریگا؟

محترمہ نعیمہ کشور خان: پارلیمانی سیکرٹری جواب دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کون Respond کرے گا؟ میڈم نگہت، آپ اپنی سیٹ پہ بیٹھ جائیں، یہ کون Respond کر رہا ہے، اس کا جواب؟ کوئی نہیں ہے، میں اس کو کمیٹی میں ریفر کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 14427, asked by the honourable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Question is referred to the Committee concerned.

جناب ڈپٹی سپیکر: کوسچن نمبر 13929، جناب عنایت اللہ خان صاحب۔

* 13929 _ جناب عنایت اللہ: کیا وزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) بینک آف خیبر میں Current branches کتنی ہیں اور بلاسود برانچز کتنی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ دس سالوں کے دوران سودی بینکاری میں کتنا منافع ہوا ہے اور بلا سودی بینکاری میں کتنا منافع ہوا ہے، ہر سال کی تفصیل الگ الگ فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): چونکہ اس سوال کا تعلق بینک آف خیبر سے تھا، لہذا محکمہ خزانہ نے مذکورہ سوال بینک آف خیبر کو ضروری کارروائی کے لئے بھیجا جس پر درج ذیل جواب موصول ہوا:

سال	کنونشل برانچز	اسلامک برانچز	ٹوٹل برانچز
دسمبر2009	23	18	41
دسمبر2010	29	21	50
دسمبر2011	36	26	62
دسمبر2012	42	35	77
دسمبر2013	56	44	100
دسمبر2014	62	54	116
دسمبر2015	64	66	130
دسمبر2016	73	77	150
دسمبر2017	83	83	166
دسمبر2018	85	84	169
سال	کنونشل برانچز منافع کی رقم	اسلامک برانچز منافع کی رقم	ٹوٹل برانچز منافع کی رقم
دسمبر2009	415,896,834	259,178,757	675,075,591
دسمبر2010	386,796,252	308,041,945	694,838,197
دسمبر2011	686,774,558	439,136,011	1125910569
دسمبر2012	410,669,955	415,001,268	825,671,223
دسمبر2013	673,374,795	307,923,425	981,298,220
دسمبر2014	636,921,801	383,328,730	1020250531
دسمبر2015	776,748,253	403,342,153	1180090406
دسمبر2016	1,145,722,156	262,731,799	1408453955
دسمبر2017	1,207,194,673	525,118,261	1732312934
دسمبر2018	1,660,945,197	911,590,004	2,572,535,201

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت اللہ خان صاحب نے ریکویسٹ کی تھی، وہ واش روم میں تھے، اس وجہ سے ان کا کوئسچن دوبارہ لیا جائے۔ جی عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: سر، میں نے بڑا Important سوال اس لئے اس Context میں یہ سوال کہ پچھلے دنوں وفاقی شرعی عدالت نے فیصلہ کیا ہے کہ حکومت پانچ سالوں کے اندر اندر سود سے پاک معیشت کے لئے اقدامات اٹھائے اور اس کو یقینی بنائے کیونکہ یہ Constitution of Pakistan کا تقاضا ہے، Constitution of Pakistan کے اندر یہ لکھا ہوا ہے کہ قرآن و سنت کے خلاف کوئی قانون نہیں بن سکتا ہے اور جو Already exist ہے، اس کو ڈالا جائے گا اور نیا نہیں بن سکتا، وہ کالعدم ہو گا۔ Principles of Policy کے اندر بھی یہ Provision موجود ہے کہ ملک کے اندر ایسے اقدامات اٹھائے جائیں گے کہ لوگ اسلام کے مطابق زندگی گزار سکیں اور جو نظام معیشت ہے وہ اسلامی خطوط پر استوار ہو سکے۔ اسی وجہ سے جب قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ نے سٹیٹ بینک آف پاکستان کا افتتاح وہ کر رہے تھے، اس کا سنگ بنیاد رکھ رہے تھے تو اس تقریب کے اندر اس نے اناؤنس کیا تھا کہ میں نے معاشی ماہرین کی کمیٹی بنائی ہے اور میں Eagerly اس کمیٹی کی Recommendations کا انتظار کر رہا ہوں۔ اسلامی خطوط پہ ہم پاکستان کی معیشت کو کیسے ڈال سکتے ہیں؟ یہ سوال میں نے خیبر بینک کے حوالے سے کیا ہے کہ خیبر بینک کے اندر جو Conventional banking ہے اور Interest free banking بھی ہے، Islamic banking ہے، اس کی برانچز کی تعداد کیا ہے اور Profit کیا ہے؟ سر، اس میں جو Profit reflect کیا گیا ہے، میری ذاتی معلومات یہ ہیں کہ جو Islamic banking کا Profit ہے اس کو کم دکھایا گیا ہے کیونکہ میری پرسنل معلومات یہ ہیں کہ جو Past trajectory ہے، میں اس کو قریب سے دیکھتا رہا ہوں، Islamic banking کا Profit کا Margin بہت زیادہ تھا، اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اگر حکومت اس پہ متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی کے اندر جو فنانس کے اندر ہے، اس کا میں ممبر بھی ہوں، اس میں ان دونوں کی جو Comparative study ہے، اس پہ کمیٹی کو بریف کرے، یہ سوال آپ کمیٹی میں بھیج دیں تو میں مشکور رہوں گا۔ میرا خیال ہے کہ یہ حکومت کے لئے بھی Important ہے کیونکہ جو Islamic banking ہے، اس کو اگر حکومت Encourage کرے گی تو اس کے لئے بہت بڑی مارکیٹ اب Available ہے، ظاہر ہے West کے اندر بھی لوگ Islamic banking کی طرف جا رہے ہیں، یو اے ای کے اندر، بنگلہ دیش کے اندر دیگر جگہوں کے اندر Islamic banking کو Launch کیا ہے، میں منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں، Innocent قسم کا سوال ہے، ظاہر ہے کیا ہو گا وہ آ کر ہمیں بریفنگ دیں گے، اس پہ کوئی مشکل تو نہیں پیدا ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نگہت اورکزئی صاحبہ، سپلیمنٹری۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ایک تو آپ کا اتنا رعب ہوتا ہے کہ میرا جوتا بھی پاؤں سے نکل گیا۔ اچھا جناب سپیکر صاحب، ان کی ہر بات کو سیکنڈ کرتی ہوں اور جب قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ سود لینا اور دینا دونوں تو میرے ساتھ جنگ میں ہیں جناب سپیکر صاحب، اس کے علاوہ جو ہماری اسی اسمبلی میں جب اسد قیصر صاحب تھے، ہم نے سود کے خلاف ایک بل پاس کیا تھا، پھر بعد میں وہ ایکٹ بنا تھا کہ جو لوگ سود کا کاروبار کرتے ہیں، جو لوگ سود لیتے ہیں یا دیتے ہیں، ان کے جتنے بھی Stamps اور ان کے جتنے بھی Cheques ہیں وہ ان کو بالکل ختم کر دیا جائے۔ جب ہمارا ایکٹ بنا ہوا ہے، ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ ہم ایکٹ بناتے ہیں لیکن ہم ایکٹ کو بھول جاتے ہیں، This Assembly is supreme اور اس کے Laws بھی Supreme ہیں، میرا خیال ہے کہ اس Law کو اگر Implement کیا جائے تو یہ بینکوں پہ بھی لاگو ہوتا ہے اور یہ ہر فرد واحد پہ بھی لاگو ہوتا ہے، میں سمجھتی ہوں کہ اپنے ہی Laws سے روگردانی کرنا پھر اس اسمبلی کی توہین ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Naeema Kishwar Sahiba, last supplementary.

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جب یہ بینک آف خیبر قائم کیا گیا تو عنایت اللہ صاحب اس وقت بھی ایم ایم اے کے دور میں منسٹر تھے، اس کے Basic یہ تھا کہ یہ بلاسود بینکاری کی وجہ سے ہم اس کو ادھر اس صوبے میں لائے تھے، اس لئے ان کا یہ جو Plea ہے کہ یہاں پہ بلاسود بینکاری لازمی ہونی چاہیئے۔ اب چونکہ شریعت کورٹ کا فیصلہ بھی آیا ہے کہ بلاسود بینکاری کے لئے پانچ سال میں آپ وہ کریں، اقدامات کریں تو پورے ملک میں ہونا چاہیئے۔ میں نے ادھر ایک قرارداد بھی پاس کرائی ہے اور جب میں قومی اسمبلی میں تھی تو قومی اسمبلی سے بھی ہم نے متفقہ قرارداد پاس کرائی تھی کہ بلاسود بینکاری کے لئے اقدامات ہونے چاہئیں لیکن اب چونکہ کورٹ کا فیصلہ بھی آیا ہے، کیونکہ ادھر چیلنج تھا، اب وہ مسئلہ بھی حل ہو گیا ہے۔ میرے خیال میں کم از کم یہ چونکہ اس وقت ہم صوبے میں ہیں، مرکز میں بھی ہونا چاہیئے لیکن ہم چاہتے ہیں کہ یہاں پہ جو خیبر بینک ہے، اس میں اس کو وہ کرنا چاہیئے، بلاسود بینکاری کی طرف ہمیں جانا چاہیئے۔ تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ جو اسد قیصر صاحب کے زمانے میں ہم نے بل پاس کیا تھا، اس کو میں نے ہی پیش کیا تھا، سود کے خلاف میں نے پیش کیا تھا۔

Concerned Minister, to respond.۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت): جناب سپیکر، اس پہ تو بڑا Simple Question انہوں نے کیا ہے، کتنی برانچز ہیں، اس میں اسلامک کتنی ہیں اور یہ باقی کتنی ہیں؟ وہ ساری ڈیٹیل تو آ گئی، اب باقی یہ جو اس پہ وہ کہہ رہی ہیں کہ جی مزید اس پہ کیا کرنا چاہیئے، سود کو ختم کرنا چاہیئے، نہیں ختم کریں، یہ ایک Policy matter ہوتا ہے اور وہ وزیر خزانہ صاحب آج نہیں ہیں، جب وہ ہوتے تو شاید وہ اس پہ، لیکن یہ فی الحال ظاہر ہے کہ ایک سٹیٹ بینک ہوتا ہے، سٹیٹ بینک کا اپنا ایک سسٹم ہوتا ہے، اس سسٹم کے مطابق یہ چھوٹے بینک چلتے ہیں، ظاہر ہے اگر کوئی ترمیم لانی ہے، کچھ کرنا ہے تو یہ پھر اوپر کی جو قومی اسمبلی ہے، وہاں سے یہ چیزیں ہو سکتی ہیں، یہاں میرا نہیں خیال کہ ایک بینک اپنے طور پہ کوئی اس طرح قانون سازی کرے۔

جناب عنایت اللہ: اس کو فنانس کمیٹی کو ریفر کر دیں تاکہ وہاں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بالکل، یہ بینک جو ہے ہمارے صوبے کا بینک ہے لیکن اس پہ Laws جو Implement ہوتے ہیں وہ سٹیٹ بینک کے Through laws ہوتے ہیں، وہاں سے اس پہ Implementation نہیں، وہ قانون جو ہے، شوکت یوسفزئی صاحب، آپ ہمارے فنانس منسٹر صاحب سے کہیں کہ وہ ان کو بلائیں، باقاعدہ ان کی تجاویز سنیں، اگر ان کی تجاویز صحیح ہوں تو اس پر ان شاءاللہ پھر Proper بات کریں گے۔ تھینک یو۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

13829 _ محترمہ شگفتہ ملک: آیا یہ درست ہے کہ محکمہ صوبے میں خواتین کو فنی تعلیم کی فراہمی کے لئے کوشاں ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع نوشہرہ PK-64 میں اس حوالے سے کتنے منصوبے زیر غور ہیں یا عملی اقدامات اٹھائے گئے ہیں، اگر نہیں تو مذکورہ حلقہ میں خواتین کو فنی تعلیم کی فراہمی یقینی بنانے کے لئے ٹھوس و عملی اقدامات کیوں نہیں اٹھائے گئے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب انور زیب خان (وزیر سماجی بہبود): محکمہ سوشل ویلفیئر نوشہرہ کے زیر سایہ تین مستقل طور پر زنانہ دستکاری سنٹرز ہیں جو خواتین کی فنی تعلیم کے لئے کام کر رہے ہیں، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

(1) دستکاری سنٹر برائے خواتین اضاخیل پایان۔

(2) دستکاری سنٹر برائے خواتین کیمپ کورونہ۔

(3) دستکاری سنٹر برائے خواتین، زخی قبرستان

14095 _ جناب سراج الدین: کیا وزیر سماجی بہبود ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر تعینات ملازمین کی ضلع اور سکیل وائز تفصیل فراہم کی جائے;

(ب) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر تعینات ملازمین کی ضلع اور سکیل وائز تعداد کتنی ہے;

(ج) محکمہ کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر تعینات کنٹریکٹ ملازمین کی ضلع اور سکیل وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب انور زیب خان (وزیر سماجی بہبود): (الف) صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر تعینات ملازمین کی ضلع اور سکیل وائز تفصیل لف ہے۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(ب) صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر تعینات ملازمین کی ضلع اور سکیل وائز تفصیل لف ہے۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(ج) جہاں تک کنٹریکٹ پر ملازمین کو بھرتی کرنے کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ کنٹریکٹ بھرتی میں قواعد وضوابط کے مطابق اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں کے لئے کوئی کوٹہ مختص نہیں کیا گیا ہے۔

14361 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر امداد بحالی و آبادکاری ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی نے کورونا میں صوبائی حکومت کی مالی و غیر مالی طور پر امداد کی ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو NDMA کی امداد کی تفصیل اور PDMA کا کورونا میں کردار کی تفصیل بمعہ تحریری دستاویزات فراہم کی جائے؟

جناب محمد اقبال خان (وزیر امداد، بحالی و آبادکاری): (الف) نیشنل ڈیزاسٹر منیجمٹ اتھارٹی نے کورونا میں PDMA کی صرف غیر مالی امداد کی ہے۔

(ب) NDMA نے PDMA خیبر پختونخوا کورونا کے سلسلے میں صرف غیر مالی امداد کی ہے۔(تفصیل بمعہ تقسیم ایوان کو فراہم کی گئی)۔

PDMA خیبر پختونخوا کا کورونا وباء کے دوران کردار:

PDMA خیبر پختونخوا نے صوبے کے تمام ضلعی انتظامیہ بشمول Pak Army (11Corps), ریسکیو 1122، سول ڈیفنس کو کورونا سے نمٹنے کے لئے فنڈز مہیا کئے ہیں۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

PDMA خیبر پختونخوا کے 35 اضلاع کی ضلع انتظامیہ کے ساتھ مل کر 362 قرنطینہ اور آئسولیشن سنٹرز کے قیام میں مکمل معاونت کی ہے۔ علاوہ ازیں PDMA خیبر پختونخوا نے ضلع انتظامیہ کو قرنطینہ سنٹرز کے لئے سامان فراہم کیا۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

PDMA خیبر پختونخوا نے کورونا وبا کے دوران عوام کی آگاہی کے لئے ہیلپ لائن 1700 قائم کیا جس پر مجموعی طور پر 360253 ٹیلی فون کالز کے ذریعے عوام کو کورونا کے بارے میں رہنمائی فراہم کی گئی۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔ علاوہ ازیں کورونا وباء کے دوران پراونشل ایمرجنسی آپریشن سنٹر اور PDMA ویئر ہاؤس چوبیس گھنٹے مکمل طور پر فعال رہا اور عوام الناس کو بلا تعطل خدمات فراہم کرتا رہا۔

14410 _ جناب سردار خان: کیا وزیر سوشل ویلفیئر ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع سوات میں محکمہ ہذا میں 19-2018ء میں کلاس فور کی بھرتیاں ہوئی ہیں;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بھرتیوں میں مقامی آبادی اور حکومت کی جانب سے مقرر کردہ مختلف کوٹہ کا خیال نہیں رکھا گیا;

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ضلع سوات میں تعینات تمام بھرتی کلاس فور کے نام، ولدیت، سکونت اور ڈیوٹی سٹیشن کی تفصیل اور اخباری اشتہارات کی فوٹو کاپیوں سمیت مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب انور زیب خان (وزیر سماجی بہبود): (الف) جی ہاں۔

(ب) ضلع سوات میں سال 19-2018ء میں کی گئی بھرتیاں قواعد و ضوابط کے مطابق کی گئی ہیں۔

(ج) ضلع سوات میں سال 19-2018ء میں بھرتی ہونے والے کلاس فور ملازمین سے متعلق تمام وضاحت لف ہے۔(ایوان کو فراہم کی گئی)۔ مزید برآں وضاحت کی جاتی ہے کہ کلاس فور ملازمین کی

بھرتی اخبارات میں اشتہارات کے ذریعے نہیں کی جاتی بلکہ متعلقہ ضلعی دفتر روزگار (Employment Exchange) میں رجسٹرڈ شدہ لسٹ کے مطابق بھرتی کی جاتی ہے۔

14422 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیاوزیرانتظامیہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ میں تعینات سرکاری افسران اور ملازمین کو حکومت کی جانب سے گاڑیاں دی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) سرکاری گاڑی الاٹ کرنے کا طریقہ کار/قانون کیا ہے، آیا یہ مذکورہ گاڑیاں سرکاری ملازمین کے علاوہ بھی کسی اور کو بھی الاٹ کی گئی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؛

(2) محکمہ میں تعینات سرکاری افسران، ملازمین کو حکومت کی جانب سے دی گئی سرکاری گاڑیوں کی تفصیل ایوان کو فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں، محکمہ ہذا میں تعینات سرکاری افسران کو حکومت کی جانب سے گاڑیاں دی گئی ہیں۔

(ب) سرکاری گاڑی الاٹ کرنے کا طریقہ کار مروجہ ٹرانسپورٹ پالیسی میں موجود ہے جس کے تحت گریڈ اٹھارہ اور اس سے اوپر کے سرکاری افسران کو سرکاری گاڑی الاٹ کی جاتی ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔ سرکاری افسران کے علاوہ کسی اور کو سرکاری گاڑی الاٹ نہیں کی گئی، محکمہ میں تعینات جن سرکاری افسران کو سرکاری گاڑیاں الاٹ کی گئی ہیں، (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ چھٹی کی درخواستیں ہیں: ملک شاہ محمد خان وزیر صاحب، منسٹر، 23 مئی؛ جناب نذیر احمد عباسی صاحب، ایم پی اے، 23 مئی؛ جناب افتخار علی مشوانی صاحب، ایم پی اے، 23 مئی؛ جناب لائق محمد خان صاحب، ایم پی اے، 23 مئی؛ جناب فضل حکیم صاحب، ایم پی اے، 23 مئی؛ جناب اجمل خان صاحب، ایم پی اے، 23 مئی؛ جناب محمد اقبال وزیر صاحب، منسٹر، 23 مئی؛ جناب ریاض خان، ایڈوائزر ٹو سی ایم جو ہیں، 23 مئی؛ سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، 23 مئی؛ جناب بابر سلیم سواتی صاحب، ایم پی اے، 23 مئی؛ حاجی قلندر خان لودھی صاحب، ایم پی اے، 23 مئی؛ جناب میر کلام خان صاحب، ایم پی اے، 23 مئی 2022ء۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

جناب ڈپٹی سپیکر: سورہے ہیں میرے خیال سے، سب جاگ جائیں۔

The 'Ayes' have it. The leave is granted.

تحریک استحقاق کا واپس لیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 5 'Privilege Motion': Mr. Arbab Jehandad Khan, MPA, to please move his privilege motion No.173.

ارباب جہانداد خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، بس اوس خو دوئ سره خبري اتري شوي دی، بس په راه راست راغلی دی نو بس ما وئیل چې دا به واپس واخلو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Withdraw. جی ٹھیک شوه۔

ارباب جہانداد خان: Withdraw به ئے کړو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مطلب پخلا ئے کړئ، ٹھیک ده جی، تھینک یو۔

ارباب جہانداد خان: پخلا ئے کړم، صحیح شوه، مهربانی۔

توجہ دلاؤنوٹس ہا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 7 'Call Attention Notices': Ms. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, Ms. Shagufta Malik, MPA and Mian Nisar, MPA, to please move their joint call attention notice No. 2344. Ms. Nighat Yasmeen Orakzai.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ ہم وزیر برائے محکمہ صحت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتے ہیں، وہ یہ کہ ضم اضلاع کے لئے نرسنگ سٹاف کی تقریباً 481 پوسٹیں منظور ہوئی تھیں، ان پر بھرتیاں بھی مکمل ہو گئی تھیں، وزیر صحت نے بھی اسمبلی فلور پر یقین دہانی کرائی تھی کہ مذکورہ مسئلہ ایک ہفتے کے اندر حل ہو جائے گا لیکن تاحال اس کا حل نہیں نکالا جا سکا جس کی وجہ سے نرسنگ سٹاف میں بے چینی پائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر، اس کا تھوڑا سا Background بتا دوں کہ میرے کال اٹنشن پر 10 جنوری 2022ء کو سپیکر صاحب نے رولنگ دی تھی کہ اس کی رپورٹ Within ten days دیں، نو مہینے پہلے کی بات کر رہی ہوں، 15 مارچ 2022ء کی، پھر میں نے سپلیمنٹری کوسچن میں جب بات کی تو مجھے جو

وزیر صحت ہیں، انہوں نے مجھے یقین دہانی کروائی کہ سات دن کے اندر میں آپ کو رپورٹ دے دوں گا، نو مہینے ہو گئے ہیں جناب سپیکر صاحب، وہ لوگ جو ہیں وہ دھاڑیں مار مار کر رو رہے ہیں، وہ لوگ میرا مطلب کہ آپ یقین کریں، یہ میڈیا بیٹھا ہوا ہے، آپ میری فیس بک پہ آئیں ناں، اگر میں کوئی اپنی شرارت والی کوئی تصویر پوسٹ کر دوں یا کوئی شعر پوسٹ کر دوں تو نیچے یعنی مختلف لوگوں کے میسجز آ جاتے ہیں، Please raise our voice on the Floor of the House، جناب سپیکر صاحب، آپ کی بیوروکریسی جو ہے، ہماری جو بیوروکریسی ہے، اس صوبے کی بیوروکریسی ہے، ایک بندے کو میں یہاں سے سلوٹ پیش کرتی ہوں اور وہ ہے ہیلتھ سیکرٹری صاحب، جو کہ میں اس کے دفتر اسی معاملے میں گئی، یہ تقریباً کوئی تین دن پہلے کی بات ہے، گندے کپڑوں میں لوگ بیٹھے ہوئے تھے، صاف کپڑوں میں لوگ بیٹھے ہوئے، ایسا لگ رہا تھا کہ ان کا دفتر وہ کسی عوامی نمائندے کا دفتر ہے، آپ یقین کریں کہ ہر ایک کے لئے خود ٹیلی فون کرتے ہیں کہ اس کا جنرل مسئلہ ہے، اس کو فوراً حل کریں۔ جو دوسرا بندہ کہتا ہے، ہمارا یہ مسئلہ ہے وہ فوراً کہتے ہیں، اس کا مسئلہ ہے یہ حل کریں، ہم اپنی بیوروکریسی میں طاہر جیسے لوگوں کو لگانا چاہتے ہیں، اس فائل کو میں نے، لاء منسٹر صاحب ذرا توجہ دیں، لاء منسٹر صاحب، ذرا اس پر توجہ دیں، لاء منسٹر صاحب کو میں نے ریکویسٹ کی، ان کی فائل پہلے لاء منسٹر کے پاس گئی، میں نے لاء منسٹر کو کہا کہ اس کی تحقیق کروائیں کہ کہاں پہ ہے؟ لاء منسٹر کی بہت مہربانی، انہوں نے مجھے ٹیلی فون پہ کہا کہ یہ چیف سیکرٹری کے پاس ہے، میں چیف سیکرٹری کے دفتر گئی، وہاں سے میں نے فائل کو Move کروایا، جب اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ میں یہ فائل گئی تو اسٹیبلشمنٹ کا سیکرٹری تین گھنٹوں تک اس نے میرے نمائندے کو باہر بیٹھائے رکھا، 1240 ابھی بھی مجھے فائل کا نمبر یاد ہے، 1240 فائل کا نمبر ہے، اس نے اس میں صرف ڈسکس کر کے اپنی الماری میں کہیں سنبھال کے رکھی ہوئی تھی۔ اب وہ فائل بڑی مشکلوں سے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو گئی ہے، مجھے پتہ ہے کہ سیکرٹری ہیلتھ اس پہ ضرور کام کرے گا لیکن ایک یہ جو ہمارا بندہ ہے، یہ جو یہاں پہ دو دو محکمے لے کر بیٹھا ہوا ہے، اس سے پوچھیں، یہ کیا کام کر رہا ہے؟ نو مہینوں میں اگر 491، ہمارا Merged area جو کہ غریبوں کا ایریا ہے، جو مظلوموں کا ایریا ہے، جس کے لوگ Jobs کے لئے ترستے ہیں (مداخلت) اور تم بیٹھو آرام سے، تمہاری وجہ سے اس دن بھی یہاں پر جھگڑا ہوا تھا، بات یہ ہے کہ آپ مجھے Allow کریں کہ میں تیمور جھگڑا صاحب پہ جو ہیلتھ منسٹر اور فنانس منسٹر ہیں، میں اس پہ تحریک استحقاق لے کر آؤں کیونکہ نو مہینے میں ماہ کے پیٹ سے وہ بچہ بھی Deliver ہو جاتا

ہے،اگر نو مہینے کے بعد بھی بچے کی Delivery نہیں ہو رہی ہے تو میں کیا کروں؟ تحریک استحقاق ہی بنتی ہے ناں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> آپ کا پوائنٹ آگیا، ٹھیک ہے۔ شگفتہ ملک صاحبہ بھی نہیں ہیں اور میاں نثار گل صاحب بھی نہیں ہیں۔ جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>وزیر محنت و افرادی قوت:</u> جناب سپیکر، یہ انتہائی اہم ایشو ہے، یہ بڑا ہی اہم ایشو ہے، اس وقت جب اپوزیشن نے اس پر اعتراض کیا تھا، جب یہ اعتراض۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> نہیں، ان کی سنیں، جی آپ کریں، Floor آپ کے پاس ہے، Floor آپ کے پاس ہے، Floor آپ کے پاس ہے، آپ بات کریں۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت:</u> اتنا سنجیدہ۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> آپ کے پاس Floor ہے، آپ بات کریں جی۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت:</u> یہ اتنا سنجیدہ ایشو ہے، یہ بڑا اہم ایشو ہے، میں اس کو Admit کرتا ہوں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ جب یہ ایشو اٹھایا گیا، ہمارے بھائی بلاول صاحب کی طرف سے اٹھایا گیا، ایک اور دوست، پھر آپ نے ان کا ساتھ دیا، اپوزیشن نے عنایت اللہ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، یہ ساری اپوزیشن نے (شور) زه خبره كوم، څه ماشومان خو نه يئى، د ماشومانو په شان پاڅئ او كښينئ، لږ كښينئ مړه، خدائے ته اوګورئ يار۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> اس کو کمیٹی میں، ایک منٹ، یہ سن لیں جی، یہ کال اٹنشن نوٹس ہے۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت:</u> جناب سپیکر، میں نے اس وقت بھی کہا تھا کہ یہ بالکل صحیح ہوئے ہیں، اس میں کوئی غلطی نہیں ہوئی ہے کیونکہ یہ پورا صوبہ ہے، بدقسمتی سے اس کو اس طرح Highlight کیا گیا کہ یہ زیادتی ہو رہی ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> اس کو کمیٹی میں بھیج دیں۔

<u>وزیر محنت و افرادی قوت:</u> کمیٹی میں چلا جائے، جناب سپیکر، کمیٹی کی وہ رپورٹ آ جائے، اسمبلی میں رپورٹ آ جائے، اس کو منگوالیں اور کریں، ہم اس کو بھرپور سپورٹ کریں گے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> اس کو میں کمیٹی میں ریفر کرتا ہوں۔

Is it the desire of the House that the call attention notice No. 2344, moved by the honourable Members, may be referred to the

Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The call attention notice is referred to the Committee concerned. Ms. Humaira Khatoon, MPA, to please move her call attention notice No. 2374.

ہو گیا، جی کمیٹی کو یہ ریفر ہو گیا، بس جی۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ یہ ایک بڑا اہم ایشو ہے۔ محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ صوبہ بھر میں تعلیم کے فروغ کے لئے ٹیکسٹ بک بورڈ ہر سال بڑی تعداد میں درسی کتب کی چھپائی کر کے صوبے بھر میں مستحق طلباء وطالبات کو مفت فراہم کرتا ہے جس کے نتیجے میں بڑی تعداد میں نادار اور مستحق طلباء وطالبات بھی زیور تعلیم سے آراستہ ہو رہے ہیں۔ گزشتہ ماہ محکمہ تعلیم نے ایک سرکلر کے ذریعے چیئرمین ٹیکسٹ بک بورڈ کو آگاہ کیا ہے کہ اگلے سال کے لئے ٹیکسٹ بک بورڈ اپنے فنڈ سے درسی کتب کی چھپائی کا اہتمام کرے گا جس سے یہ خدشہ پیدا ہو گیا ہے کہ صوبائی حکومت کی جانب سے درسی کتب کے لئے فنڈ کی عدم فراہمی سے ٹیکسٹ بک بورڈ کی مفت درسی کتب کی فراہمی کا منصوبہ کھٹائی میں پڑ سکتا ہے۔

جناب سپیکر صاحب، چونکہ جس طرح سے انصاف کی گورنمنٹ وہ تعلیم کا نعرہ بھی اس کے منشور میں اس کا حصہ تھا، یہ ایم ایم اے کی گورنمنٹ میں جب اس کا نفاذ ہوا تھا، کتب کے لئے فنڈز کی فراہمی حکومت کی طرف سے اس کی Implementation کروائی گئی تھی تو کیا پی ٹی آئی کی گورنمنٹ جو ہے وہ اس طرح کے اقدامات کر کے تعلیم پہ ایک ضرب لگا رہی ہے، میرے خیال میں یہ ایک بڑا اہم مسئلہ ہے، اس کو آپ کمیٹی میں ریفر کریں، آپ کی مہربانی ہو گی۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond.

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر، یہ خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ نے Already اپنے وسائل سے جو Printers ہیں، ان کو احکامات جاری کر دیئے ہیں، درسی کتب کی چھپائی کے لئے اور یہ عمل شروع ہو چکا ہے، ان شاءاللہ اس مئی کے آخر تک درسی کتب وہ پہنچ جائیں گی اور جو ہمارے Far flung areas ہیں، دور دراز علاقے ہیں، ان کو Priority دی جائے گی، ان شاءاللہ تعالیٰ اور 2022-23ء کا جو سیشن شروع ہو گا، اس کے لئے کتابیں Available ہو نگی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، ٹھیک ہے۔

محترمہ حمیرا خاتون: مجھے تو اس کی سمجھ نہیں آئی، کیا مطلب کہ حکومت گورنمنٹ (بورڈ) کو فنڈ دے رہی ہے، مفت Books دیں گی کہ نہیں ؟اس کے فنڈ کا کیا ہوا ہے ؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے سنا نہیں، انہوں نے کہا ہے، آپ نے سنا نہیں، اب دوبارہ پڑھ کر سنا دیں۔

محترمہ حمیرا خاتون: نہیں، منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ ہم تو دے رہے ہیں، انہوں نے Deny تو نہیں کیا کہ ہم نہیں دے رہے ہیں۔

وزیر محنت وافرادی قوت: میرے خیال سے آپ کا بھی وہ مائیک جو ہے، آپ یہ کانوں میں لگا لیں، یہ ذرا کلیئر آواز آ جائے گی۔ خیبر پختونخوا کا جو ٹیکسٹ بک بورڈ ہے، انہوں نے اپنے وسائل سے کتابوں کی چھپائی کا حکم دیا ہے، چھپائی کا عمل شروع ہو چکا ہے، مئی کے آخر تک ان شاء اللہ درسی کتب Available ہونگی۔ اس میں یہ کہا گیا ہے کہ جو ہمارے دور دراز علاقے ہیں، ان کو زیادہ ترجیح دی جائے گی اور جو نیا سال شروع ہو رہا ہے، اس میں ہماری کتابیں Available ہونگی ان شاء اللہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے جی، تھینک یو۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا لسائل والمحروم فاؤنڈیشن مجریہ 2022ء کا پیش کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 8: Honourable Minister for Social Welfare, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Lissaail-e-Wal Mahroom Foundation (Amendment) Bill, 2022.

جناب انور زیب خان (وزیر سماجی بہبود): جناب سپیکر صاحب، خیبر پختونخوا لسائل والمحروم فاؤنڈیشن ایکٹ 2015ء میں مزید ترمیم کے لئے، جبکہ اس کے بعد لکھے گئے مقاصد کے لئے ایکٹ میں مزید ترمیم کرنا ضروری ہے، یہ ایکٹ خیبر پختونخوا اسمبلی کی طرف سے نافذ کردہ ہے، مختصر نام اور تاریخ اجراء یہ ایکٹ خیبر پختونخوا لسائل والمحروم فاؤنڈیشن ایکٹ 2022ء ترامیم شدہ کہلائے گا۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔

وزیر سماجی بہبود: 2-یہ ایکٹ فوری طور پر نافذ العمل ہو گا۔

ایکٹ 2015ء کی شق نمبر 2 میں ترمیم: خیبر پختونخوا لسائل والمحروم فاؤنڈیشن ایکٹ 2015 کی a-شق (b) کے بعد یہ نئی شق ڈالی گئی ہے۔

(b-i) "وزیر اعلیٰ" سے مراد وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا ہے۔

(b) - شق (f) کی سب شق (ii) میں بیوہ کے لفظ سے پہلے "یتیم" کا لفظ ڈالا جائے گا۔

-3 خیبر پختونخوا ایکٹ نمبر XXVI کی سیکشن 3 میں ترمیم: ادارہ برائے فلاح ناداران کے الفاظ حذف کر دیئے جائیں گے۔

-4 خیبر پختونخوا ایکٹ XXVI کی سیکشن 5 میں ترمیم: مذکورہ ایکٹ کی سیکشن 5 کی،۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: انور زیب صاحب، آپ اس کو Lay کریں، آپ صرف اس کو Lay کریں، بس آپ تفصیل نہ پڑھیں، آپ Lay کریں جی، آپ Introduce کریں۔

<u>وزیر سماجی بہبود</u>: ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> It stands introduced.

<u>وزیر محنت وافرادی قوت</u>: اوشو۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: اوشو۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا موٹر گاڑیاں مجریہ 2022ء کا پیش کیا جانا

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Item No. 9: Mr. Khaliq-ur-Rehman, Advisor to Chief Minister, on behalf of the honourable Chief Minister, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Motor Vehicles (Amendment) Bill, 2022.

<u>Mr. Shaukat Ali Yousafzai (Minister for Labour)</u>: Janab Speaker, on behalf of honourable Chief Minister, I introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Motor Vehicles (Amendment) Bill, 2022, in the House.

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: It stands introduced.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا خواجہ سراؤں کیلئے ویلفیئر انڈومنٹ فنڈ مجریہ 2022ء کا پیش کیا جانا

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Item No. 10: Honourable Minister for Social Welfare, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Transgender Persons Welfare Endowment Fund Bill, 2022, in the House.

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جناب انور زیب صاحب۔

وزیر سماجی بہبود: بمراداس امر کہ خیبر پختونخوا میں خواجہ سراء ویلفیئر انڈومنٹ فنڈ کے قیام کی غرض سے کہ ہر گاہ یہ امر مبنی بر مصلحت ہے کہ خواجہ سراؤں کو ان کی فلاح و بہبود بااختیار بنانے اور معاشرے میں مرکزی دائرے میں لانے کے لئے مالی امداد فراہم کرنے اور اس سے متعلقہ ضمنی معاملات کے لئے خیبر پختونخوا میں خواجہ سراء افراد ویلفیئر انڈومنٹ فنڈ کا قیام عمل میں لایا جائے۔

Mr. Deputy Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا ماہی پروری اور آبی زراعت مجریہ 2022ء کا ایوان میں پیش کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No.11: Honourable Minister for Agriculture, Livestock, Fisheries and Cooperation, to please introduce before the House that the Khyber Pakhtunkhwa, Fisheries and Aquaculture Bill, 2022. Shaukat Yousfazi Sahib.

Minister for Labour: Janab Speaker, on behalf of Minister for Agriculture, I introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Fisheries and Aquaculture Bill, 2022, in the House.

Mr. Deputy Speaker: It stands introduced.

تحریک التواء نمبر 216 پر قاعدہ 73 کے تحت بحث

Mr. Deputy Speaker: Item No. 12: Ms. Humaira Khatoon, MPA, Mr. Siraj ud Din, MPA and Mr. Inayat Ullah, MPA, to please start discussion, one by one, on your joint adjournment motion No. 216, under rule 73. Ms. Humaira Khatoon Sahiba.

جناب فضل الہیٰ: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی اس کے بعد، پوائنٹ آف آرڈر بعد میں، سب کو دے رہا ہوں۔ جی، مسٹر سراج الدین صاحب، مسٹر عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ اس وقت آپ کے علم میں ہے کہ پورے ملک کے اندر مہنگائی کا ایک طوفان ہے، اس ملک میں ایک Unprecedented price hike ہے، روپیہ جو ہے وہ Devalue ہو رہا ہے، ڈالر کی اونچی اڑان جاری ہے، پہلی مرتبہ ڈالر دو سو روپے Cross کر گیا ہے اور جو تیل کی قیمتیں ہیں وہ مصنوعی طور پر ان کو کم رکھا گیا ہے لیکن جونہی ان کو زیادہ کیا جائے گا تو اس کے نتیجے میں مزید مہنگائی آئے گی۔ میں پورا Background اس لئے رکھ رہا ہوں کہ یہ ساری چیزیں Inter-

connected ہیں، جب تیل مہنگا ہوتا ہے، جب روپیہ Devalue ہوتا ہے تو ڈالر کی اونچی اڑان ہوتی ہے۔اس طرح پوری Economy inter connected ہے، پھر جو حکومت کی Drug policies ہیں،اس حوالے سے Decisions ایسے ہوتے ہیں کہ لوگوں کو Drugs مارکیٹ کے اندر کنٹرول ریٹ پر Subsidized rates پر نہیں ملتی ہیں، یہ جو New liberal economy ہے جس میں ہر ایک چیز کو Open چھوڑ دیا جاتا ہے،اس کا نتیجہ یہی ہوتا ہے کہ اس ملک کے اندر جو ہماری ایڈ جر نمنٹ موشن کے اندر شوگر، بلڈ پریشر اور Cardiac diseases، وہ Diseases جن کے لئے میڈیسن Daily لینا پڑتی ہے، وہ مہنگی ہو جاتی ہیں۔آپ کو پتہ ہے کہ حکومت نے Steps لیے ہیں، ابھی Drugs کی قیمتوں میں تین چار سال پہلے پانچ سو فیصد اضافہ ہوا تھا، یہ اضافہ اس کے بعد بڑھتا گیا، اب دوائیاں وہ Common man کی رسائی سے باہر نکل گئی ہیں، ظاہر ہے کچھ چیزیں Essential ہوتی ہیں، ہیلتھ ایک Essential subject ہے، دوائی ہر ایک کی ضرورت ہوتی ہے، ہمارے اس ملک کے اندر جہاں ہمارا Preventive health system نہیں ہے، ہمارا وہ Primary healthcare strong نہیں ہے، وہ کمزور ہے اور بیماریاں وہ ہو جاتی ہیں، ہمارے کمزور Primary healthcare system کی وجہ سے نتیجتاً Disease burden بڑھ جاتا ہے، جب Disease burden بڑھ جاتا ہے، ہمارے ملک کے اندر سارا پیسہ Curative care پہ لگایا جاتا ہے، یعنی لوگوں کے علاج پہ لگایا جاتا ہے، جب آپ لوگوں کے علاج پر پیسے لگاتے ہیں، علاج مہنگا ہوتا ہے، دوائی مہنگی ہوتی ہے، پروسیجرز مہنگے ہوتے ہیں، انوسٹی گیشنز مہنگی ہوتی ہیں، سرجریز مہنگی ہوتی ہیں، اس کے نتیجے میں لوگ تکلیف کے اندر جاتے ہیں۔ آپ کو پتہ ہے، ایک بیمار معاشرہ کے بیمار لوگ وہ ایک اچھی Economy پر Burden ہوتے ہیں، اس لئے دنیا کے اندر یہ کہا جاتا ہے کہ دو سیکٹرز ایسے ہیں کہ جو Economy کی Growth کے لئے Essential ہیں، آپ کو اگر ایک Educated professional lot نہیں ملتی ہے تو آپ کی Economy grow نہیں کرے گی، آپ کو اگر بیماریوں کا Burden بڑھ جاتا ہے، آپ کا Healthcare delivery system کمزور ہوتا ہے، اس کے نتیجے میں آپ کی Economy کا بہت بڑا حصہ پھر دوائیوں کی وجہ سے اور بیماریوں کی وجہ سے Consume ہوتا ہے، نتیجتاً آپ کی ڈیویلپمنٹ پہ اور آپ کے ملک کے اندر Economic activities پہ پیسہ نہیں لگتا ہے، اس لئے کچھ سیکٹرز ایسے ہیں، مثلاً فوڈ سیکیورٹی ہے، ہیلتھ سیکیورٹی ہے، یہ ایسی چیزیں ہیں کہ یہ Essential ہیں، یہ جنگ کے اندر

بھی آپ ان سے نہیں بھاگ سکتے ہیں، یہ دو ایسے Subjects ہیں، فوڈ سیکیورٹی اور ہیلتھ سیکیورٹی یہ جو ہمارا Discourse ہے جو ہمارا National security discourse ہے، بد قسمتی سے یہ اس کا حصہ بھی نہیں ہیں، یعنی جب یہ بات کرتے ہیں، اس ملک کی سیکیورٹی کے اوپر بات کرتے ہیں تو اس سیکیورٹی سے ہم ہیومن سیکیورٹی نکالتے ہیں، ہماری جو ہیلتھ سیکیورٹی ہے، اس کو نکالتے ہیں، ہماری فوڈ سیکیورٹی کو نکالتے ہیں، اس لئے ہمارے وہ جو National security paradigm ہے وہ Incomplete رہتا ہے، اس لئے ہم نے یہ جو ایڈ جرنمنٹ موشن پیش کی ہے، یہ اس وجہ سے پیش کی ہے کہ ان Essential items کے اندر سٹیٹ کو خصوصی اقدامات اٹھانے چاہئیں، یعنی آپ کو مارکیٹ کے رحم وکرم پہ ان چیزوں کو نہیں چھوڑنا چاہیئے، آپ کے جو Laws ہیں، آپ کے جو Regulations ہیں، ان Laws اور Regulations کے اندر Safety nets موجود ہونے چاہئیں، جو غریب لوگ ہیں، ان کے لئے Safety nets موجود ہونے چاہئیں، آپ کا منسٹر صاحب مجھے جواب میں کہے گا کہ ہم نے تو ہیلتھ کارڈ Introduce کیا ہے، میں اس کے جواب میں پھر یہ کہونگا کہ بھائی ہیلتھ کارڈ کے اندر آپ کی ساری بیماریاں Covered نہیں ہیں، ہیلتھ کارڈ کے اندر آپ کی کوئی بیس یا بائیس بیماریاں Covered ہیں، آپ کی بیماریوں کی اقسام تو سینکڑوں کی تعداد میں ہیں، بیس یا بائیس بیماریاں آپ کی Covered ہیں اور وہ بھی جب آپ ہسپتال کے اندر Admit ہوتے ہیں، اس کے اندر وہ بیماریاں Covered ہیں، آپ ہسپتال سے باہر وہ علاج، آپ کو اس کے لئے پیسے نہیں ملتے ہیں، اس لئے جب آپ گھر کے اندر بیٹھے ہوتے ہیں تو آپ کو بازار سے دوائی خریدنا پڑتی ہے۔ اس کے علاوہ جو آپ کی لسٹ ہے، جو لسٹ کے اوپر Covered diseases ہیں، اس لسٹ سے جو باہر ہے اس کے لئے آپ کو Pay کرنا پڑتا ہے، You have to pay out of pocket، بہت سے یعنی ہمارے پاس لوگ آتے ہیں، سچی بات یہ ہے کہ سسٹم کے اندر ان کو Help کرنے کا کوئی راستہ نہیں ہوتا ہے، لوگ ایسے Orthopedic cases کے اندر ایسی سرجریز ہیں لوگوں کی، کینسر کی ایسی قسمیں ہیں، باقی بہت سی ایسی قسمیں ہیں جو آپ کے ہیلتھ کارڈ کے اندر Covered نہیں ہیں، لوگ رل رہے ہیں، لوگ تکلیف میں ہیں، لوگ مصیبت میں ہیں، اس لئے یہ سٹیٹ کی Responsibility ہے کہ ایسے اقدامات اٹھائے کہ خوراک اور دوائی یہ دونوں ایسی چیزیں ہیں کہ یہ لوگوں کو میسر ہوں۔ آپ اپنے آپ کو Welfare state کہتے ہیں، Constitution کے اندر آپ کے ویلفیئر کا تصور ہے، ایک Welfare state یہ چیزیں ایجوکیشن، ہیلتھ اور فوڈ سیکیورٹی

لوگوں کو فراہم کرتی ہے، پھر اس کے لئے Safety nets create کرتی ہے، اس لئے میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس ڈیبیٹ کے بعد اگر آپ Allow کریں کہ ہم Jointly کوئی ریزیلوشن اس پہ ڈرافٹ کریں، آج نہیں تو کل، اگر کل نہیں تو کسی اور دن، اس کو فیڈرل گورنمنٹ کی طرف بھیجیں تاکہ اس کے لئے آپ کوئی Concrete steps recommend کر سکیں، دوائیوں پہ Specially لوگ تکلیف میں ہیں، لوگ پریشانی میں ہیں، Overall inflation ہے اور Inflation میں دوائی اور فوڈ آئٹمز یعنی ہماری اس ایڈجرنمنٹ موشن کے اندر شامل نہیں ہیں لیکن یہ Inter connected ہیں، میں فوڈ سیکورٹی بھی ساتھ شامل کرتا ہوں، اس کے لئے مرکزی حکومت اور صوبائی حکومت دونوں Steps لیں۔ شکریہ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> حمیرا خاتون صاحبہ۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی مشکور ہوں کہ آپ لوگوں نے اس تحریک التواء کو منظور کیا، آج ڈسکشن کے لئے پیش بھی ہوئی، میں یہ سمجھتی ہوں کہ معاشرے کے اندر بنیادی جو اہم کچھ چیزیں ہیں، جیسے عنایت اللہ صاحب نے اس پر بڑی تفصیل سے بات کی، اس میں دوائیاں ایک گہرے اثرات مرتب کرتی ہیں، معاشرے کے Overall آپ کے Attitude اور مزاجوں کے اوپر، اور اس کی مثال میں آپ کو ایسے دونگی کہ آپ کے گھر میں اگر ایک مریض پڑا ہوا ہے، گھر کے لوگوں کے پاس اس مریض کی دوائی کے لئے پیسے نہیں ہیں، ظاہر ہے وہ گھر کے افراد چاہے مرد ہوں یا خواتین، جب وہ اپنے گھر سے باہر نکلیں گے تو معاشرے کے اندر وہ لڑائی جھگڑے کریں گے، ان کے ایکسیڈنٹس ہونگے، ان کے ایک دوسرے کے ساتھ لڑائیاں ہونگی، اس لئے کہ ان کے Subconscious میں ان کے ذہن کے اوپر جو بوجھ ہوتا ہے، وہ اپنے اس مریض کی دوائی کا Provide نہ کرنا ہوتا ہے، دوائیوں کی جو فری سہولیات ہیں، وہ صحت انصاف کارڈ چونکہ گورنمنٹ کا ایک بڑا اچھا اقدام ہے، اس سے لوگ بڑے اچھے طریقے سے Facilitate بھی ہو رہے ہیں لیکن میں بار بار یہ تجویز دے رہی ہوں، میں اب بھی اس میں دینا چاہتی ہوں کہ صحت انصاف کارڈ آپ کی OPDs یا بڑی بیماریوں کو Overall دوائیوں کو Cover نہیں کر رہا، لہذا میں یہ سمجھتی ہوں کہ گورنمنٹ کے پاس بھی اتنے وسائل نہیں ہوتے کہ وہ کسی فرد کو ڈسپرین یا پیناڈول یا فلیجل وغیرہ لے کر دے دے لیکن اگر گورنمنٹ اس چیز پہ سیریس کام کرے اور کچھ بڑی بیماریوں کو Identify کیا جائے، ان بیماریوں کے علاج کے لئے فوری طور پر پہلے اقدام پر وہ دوائیاں OPD میں یا عام ہاسپٹل کے اندر جو گورنمنٹ کے ہاسپٹلز ہیں، ایک تو اس چیز پہ میرا خیال ہے کہ گورنمنٹ کو بڑا کام

کرنا چاہیئے کہ صحت انصاف کارڈ کو آپ جتنا گورنمنٹ کے ہاسپیٹلز اور گورنمنٹ کے بی ایچ یوز کے ساتھ Link کریں گے، آپ کا وہ سائیکل وہ بڑا صحیح چلے گا لیکن جب آپ اس کو پرائیویٹ ہسپتال کے ساتھ Link کرتے ہیں، پرائیویٹ ہاسپیٹل میں میرا اپنا یہ ذاتی تجربہ ہے کہ میں اپنی Mother in Law کو رات کے ڈیڑھ بجے ہاسپیٹل لے کر گئی، ان لوگوں کو میں Cheque پیش کر رہی تھی لیکن وہ Cheque لینے سے انکار کر رہے تھے، انہوں نے کہا کہ کیش میں Payment کرنی ہے، لہٰذا یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ آپ کو ایک تو پرائیویٹ ہاسپیٹلز کے اوپر اس کے لئے ایک اس طرح کا Mechanism بنانا چاہیئے کہ پرائیویٹ ہاسپٹلز کے اندر جو ہمارے مریض رل رہے ہیں، ان کی جو فیسیں ہیں، آپ ڈاکٹروں کا بھی ڈیٹا نکال کر دیکھ لیں، میرے خیال میں یہ ایف آئی اے یا نیب جو بہت سارے کیسز کو دیکھ رہے ہیں، وہ کم از کم ان ڈاکٹروں کی زندگی کی بھی دیکھیں کہ یہ ایک ڈاکٹر کس طرح کی لکژری زندگی گزار رہا ہے، وہ مریض بیچارہ اڑھائی ہزار اور پانچ ہزار کی Fee payment کے علاوہ اندر جا ہی نہیں سکتا، جب وہ اندر جاتا ہے تو وہ ایک ایسے گرداب میں پھنس جاتا ہے کہ پھر ان کو اس سے نکلنا بڑا مشکل ہوتا ہے، لہٰذا دوائی انسان کی بنیادی ضروریات کا حصہ ہے، اس پہ گورنمنٹ کو بہت لگن کے ساتھ کام کرنا چاہیئے، قیمتیں بہت زیادہ بڑھ رہی ہیں، ایک سو فیصد بڑھ رہی ہیں، یہ ایک بنیادی ضرورت ہے، آپ دوائی لینے سے کسی شوگر کے مریض کو، بلڈپریشر کے مریض کو یا کسی ایسے مریض کو منع تو نہیں کر سکتے کیونکہ یہ اس کی بنیادی ضرورت ہے، جیسا کہ پی ٹی آئی نے "مدینہ کی ریاست" کا نعرہ لگایا ہے، میرے خیال میں "مدینہ کی ریاست" اس چیز کی بہترین عکاسی اور علمبردار تھی کہ وہاں پہ لوگوں کو عام انصاف جو تھا وہ ان کے بنیادی حقوق کے لحاظ سے مل رہا تھا، لہٰذا خوراک اور دوائیاں یہ حکومت کی پہلی ترجیح میں ہونے چاہئیں، اس کے لئے بہترین اقدامات کرنے چاہئیں۔ شکریہ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> نگہت اورکزئی صاحبہ۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ میں نے ہمیشہ پسماندہ علاقوں کی بات کی ہے اور جو انصاف ہیلتھ کارڈ ہے، ایک اچھی کاوش ہے لیکن اس میں برائیاں بھی بہت زیادہ ہیں، برائیوں سے مراد میری یہ ہے کہ جب ہیلتھ کارڈ پہ کوئی جاتا ہے، میری نظر میں چار پانچ بندے ایسے ہیں، اگر آپ کہیں گے تو میں آپ کے دفتر میں لا کر ان کو کھڑا کر دوں گی، چار لوگ جب گئے اور ان کا آپریشن ہوا، ایک بچے کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا، وہ ابھی بھی مطلب بیساکھیوں پہ چلتا ہے، چونکہ ایک ہی مشین بار بار Use ہوتی

ہے، ظاہر ہے یہ تو ان کو سستا پڑتا ہے، وہ بار بار ایک مشین آپریشن کے لئے Use کرتے ہیں، اس بچے کو HIV ہو گیا، وہ اگر آپ کہیں گے تو میں آپ کے آفس میں اس کو لے آؤں گی، میں خود اس سے ملی ہوں، میں نے اس کو بیٹا کہا ہوا ہے، کہنے کا مقصد، اب تک تو یہ بات ہوئی، دوسری بات یہ ہے کہ Merged area میں ابھی تک، میں نے پہلے بھی ایک بات کی تھی، تقریباً تین سال پہلے کی بات ہے کہ Merged area میں اورکزئی ہو گیا، مہمند ہو گیا، مطلب خیبر ہو گیا، اسی طرح کرم ہو گیا، اسی طرح دوسرے جو ہمارے پسماندہ علاقے ہیں جن میں یہ صحت کارڈ ابھی تک متعارف نہیں ہوا ہے، اگر ان کے پاس Merged area کا شناختی کارڈ ہوتا ہے ان کو Straight away انکار کر دیا جاتا ہے، چاہے بندہ مر بھی رہا ہو، جیسا کہ ایک واقعہ میں نے یہاں پر منسٹر صاحب کو ڈیڑھ سال پہلے سنایا تھا کہ ایک عورت کا شناختی کارڈ، اس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی، اس کا خاوند یہاں Settled area سے تھا، عورت کا کارڈ خیبر ایجنسی سے بنا ہوا تھا، خیبر ایجنسی کی عورت کو جب وہ لے کر آئے، جب انہوں نے دیکھا تو وہ مر رہی تھی، بالکل مر رہی تھی، اس کو ایسی تکلیف تھی لیکن انہوں نے انکار کر دیا کہ ہم اس کا علاج نہیں کر سکتے کیونکہ یہ Merged area سے ہے، Merged area کا مطلب KP میں Merge ہو گیا، اس کا مطلب ہے کہ اب وہ ہمارے لئے قبائل نہیں رہے، اب ہم سب لوگ ایک ہی جگہ کے اور ایک ہی شہری ہیں اس KP کے، Merged area کے ساتھ اگر آپ دیکھیں پانی کا مسئلہ ہے، اگر آپ دیکھیں دوائیوں کا مسئلہ ہے، اگر آپ دیکھیں ہاسپیٹلز کا مسئلہ ہے، اگر آپ دیکھیں خوراک کا مسئلہ ہے، اگر آپ دیکھیں کالجز کا مسئلہ ہے، اگر آپ دیکھیں تو یونیورسٹیز کا مسئلہ ہے، اگر آپ دیکھیں تو سڑکوں کا مسئلہ ہے، آپ نے چار سالوں میں، اور پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ یہ Merged area کا جو میں نے آپ کو بتایا کہ ڈیڑھ سال پہلے اس Floor of the House پر میں تو یہی کہتی ہوں کہ اس Floor of the House -----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: رابعہ بصری صاحبہ، موبائل استعمال نہ کریں، موبائل پہ بات نہ کریں، ان سے موبائل لے لیں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر صاحب، یہ آپ نے اچھا کام کیا کہ جو بھی موبائل پہ بات کر رہا ہو تو یہ، ہمارا جو پہلا سپیکر تھا، 2002ء میں، بخت جہان صاحب، وہ تو موبائل قبضہ کر کے لیتا تھا اور وہ دیتا بھی نہیں تھا، پھر وہ کسی غریب کو دے دیتا تھا۔ جناب سپیکر صاحب، بات یہ ہے (شور) ہاں، یہ

2002ء کی بات ہے، میں اس کو جو اور جو بندہ اچھا کام کرے، میں اس کو Appreciate کرتی ہوں، جو بندہ برا کام کرے گا اس کو میں بہ بانگ دہل کہوں گی۔ اچھا جی، سر، میں اپنی۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جس کو بھی بات کرنی ہے، جس کو بھی موبائل پہ بات کرنی ہے وہ لابی میں جا کر بات کرے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر صاحب، وہ آپ قبضہ کر کے غریبوں کو دے دیں، ان کے بڑے قیمتی موبائل ہیں، میرا تو خیر اتنا قیمتی موبائل نہیں ہے لیکن میں بات نہیں کرتی کہ یہ مجھ سے چلا جائے گا تو پھر میں کیا کروں گی؟ اس میں تمام Contacts ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، میں یہ سمجھتی ہوں کہ یہاں پر وعدے بھی ہوتے ہیں، یہاں پر وعید بھی ہوتے ہیں، یہاں پر بڑی ایشورنس بھی دی جاتی ہے، یہاں پر بڑی Efficiency کی باتیں بھی کی جاتی ہیں، خاص کر مجھے تو ایک ہی بندے سے مسئلہ ہے، یہاں پر اٹھارہ سو دفعہ ایشورنس دیتا ہے، ہمارا فنانس اور ہیلتھ منسٹر جس کے پاس دو محکمے ہیں، اب اگر میں ایم پی اے ہوں اور مجھے آپ کہیں، مجھے کوئی اور بھی ذمہ داری دے دیں، میں یہاں کا کام کروں گی یا وہاں کا کام کروں گی، جناب سپیکر صاحب، بندے کو اپنی Capacity کے مطابق ایک محکمہ لینا چاہیئے اور دیانتداری سے لینا چاہیئے، ڈیڑھ سال پہلے اس نے مجھے یہاں سے ایشورنس دی تھی کہ ہم اس کو کر رہے ہیں، آپ ذرا Merged area والوں سے پوچھیں کہ کیا ابھی تک وہاں پہ لاگو ہوا ہے؟ نہیں ہوا ہے، آپ کے پاس کتنے مہینے رہ گئے ہیں؟ اگر آپ اپنی مدت پوری کرتے ہیں تو اگست 2023ء میں اسمبلی تو ریٹائر ہو رہی ہے، آپ مجھے بتائیں کہ آگے کیا ہو گا؟ اگر Merged area کے لوگ ان تمام Facilities سے فیض یاب نہیں ہو سکتے تو پھر میرا بہت بڑا سوال ہے، آپ نے ان کو Merge کیوں کیا؟ آپ نے ان بدنصیبوں کو، آپ نے ان مظلوموں کو، آپ نے ایسے لوگوں کو کیوں Merge کیا؟ یہاں پہ بہت سے لوگ ان علاقوں سے Elect ہو کر آئے ہیں لیکن وہ یہ بات نہیں کرتے ہیں، اگر آپ کرم دیکھیں، اگر آپ صدہ دیکھیں، اگر آپ اورکزئی ایجنسی دیکھیں، اگر آپ مہمند ایجنسی دیکھیں، اگر آپ باجوڑ ایجنسی دیکھیں، اگر آپ خیبر ایجنسی دیکھیں، وہاں پر کوئی Facility مجھے بتا دیں؟ پانی کی ہو، ہاسپیٹل کی ہو، تعلیم کی ہو، یونیورسٹی کی ہو، ٹرانسپورٹ کی ہو، دوائیوں کی ہو، ہاسپیٹلز کی ہو، کوئی بی ایچ یو، کوئی کسی قسم کی گائنی کی ہو، کچھ بھی ہو، پانی کی ہو، جہاں پہ عورتیں، جناب سپیکر صاحب، یہاں سے ایک Important مجھے رات کو ایک Call

آئی تھی کہ مجھے بتائیں کہ کوہ سلیمان کو آگ لگی ہوئی سات دن ہو گئے ہیں، ابھی تک آپ کی گورنمنٹ نے مرکز کو خط نہیں لکھا۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، جوایڈ جرنمنٹ موشن ہے، اس پہ آپ بات کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ایک منٹ سر، میں ایک۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ، نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، میرے تین تین سو سال کے درخت چلے گئے ہیں، چلغوزہ تو ختم ہو گیا ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جوایڈ جرنمنٹ موشن ہے، اس پہ بات کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: چلیں ٹھیک ہے، آپ نہ لکھیں، آپ کوہ سلیمان کو دفع کریں کہ کیا ہے ہمارا ان کے ساتھ ؟ وہ آپ کی سرحد پہ اور بلوچستان کی سرحد پہ آتا ہے، اس کے ساتھ آپ کا کیا ہے کہ Merged area کے بارے میں میں بات کروں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ایڈ جرنمنٹ موشن پہ بات کریں ناں، تھینک یو۔ یہ تنقید نہیں، جو پوائنٹ جو ایڈ جرنمنٹ موشن ہے، اس پہ بات کریں، آپ دوسری طرف چلی جاتی ہیں۔ جناب سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریه، جناب سپیکر۔ د عنایت الله خان، د سراج خان او د بی بی شکریه هم ادا کوم، ډیر ښه موشن ئے راوړلے دے او حقیقت هم دا دے جناب سپیکر، دلته د دوائیانو قیمتونه، که د فوډ آئټمز قیمتونه دی، که نان فوډ آئټمز قیمتونه دی، ګرانی ډیره زیاته شوې ده، دا ګرانی مونږ ګورو دا روانه بره روانه ده، خلق ډیر زیات تشویش کښې دی، د هغې وجه دا ده غربت دے او بیروز ګاری ده، دا حالات بیا په عام خلقوباندې ډیر بوجھ شی۔ څنګه عنایت الله خان خبره اوکړه، د فوډ آئټمز او دوائیانې د انسان داسې ضرورت دے، د دې نه بغیر ژوند نه کیږی، نن مونږ او تاسو ټول په دې سلسله کښې د فوډ آئټمز د پاره هم او د میډیسن د پاره هم زمونږ واسطه وی، د روزانه په بنیاد باندې دا قیمتونه بره تلل حقیقت دا دے چې دا د عام اولس د وس نه بهر خبره ده۔ جناب سپیکر، بالکل دیکښې هیڅ شک نشته چې صوبائی حکومت صحت کارډ راوړلو او فوری طور

باندې يو عام وګړی ته سهولت ملاؤ شو، دیکښې هيڅ شک نشته او دا انشورنس ما مخکښې هم هغه فنانس منسټر صاحب ته او د هيلتھ منسټر صاحب ته ريکويسټ کړے وو چې د دې وضاحت تاسو اوکړئ چې دا اماؤنټ يا دا سکيم چې دے، دا د انشورنس سکيم چې دے، دا تر څومره وخته پورې دے؟ دا غواړو چې په دې اسمبلئ کښې که وزيران صاحبان مونږ سره دا سکيم په دې فلور باندې ډسکس کوی نو ظاهره خبره ده مونږ ټول د دې صوبې نمائنده خلق يو او مونږ به هغه خبره کوؤ چې هغه د دې اولس په خير کښې وی۔ جناب سپيکر، زمونږ صوبې سره ډير لوئے ظلم کيږی او مونږ له فوری دا پکار ده چې د هغه ظلم خلاف مونږ يو آواز شو، راځئ چې مونږ نن اوګورو چې دا د ګرانئ د ټولونه سيوا اثر زمونږ په پختونخوا ولې دے؟ جناب سپيکر، د دې خو وجوهات موجود دی، زمونږه دا صوبه پختونخوا که زه ئے د دې ځائې نه شروع کړم چې په بين الاقوامی سطح باندې مونږ Boundaries لرو، په مونږ بين الاقوامی تجارت بند دے، زمونږ د بين الاقوامی تجارت لارې بندې دی او د هغې اثرات زمونږ د ملک په معيشت پراته دی، دا که څوک منی او که څوک ئے نه منی، تاسو سوچ اوکړئ چې په کراچئ کښې بندرګاه کھلاؤ ده، د سمندر لارې که بين الاقوامی تجارت کھلاؤ دے نو نن کراچئ که تاسو اوګورئ نو هلته د ښکلو اوبه نشته خو چې بين الااقوامی تجارت کھلاؤ دے، د کراچئ ښار چې دے، هغه بين الاقوامی ښار دے او زمونږ د صوبې نه په لکھونو خلق هلته مزدورو له تلی دی۔ جناب سپيکر، راځئ چې پنجاب ته اوګورو، د هغوی بين الااقومی Route کھلاؤ دے، د کال دولس مياشتې تاسو اوګورئ، دلته زمونږ د صوبې غريب اولس پنجاب ته مزدورو له ځی، په مونږ بين الاقوامی تجارت هم بند دے، لارې بندې دی، ټول عمر بندې وی ځکه بيا د دې يوې وجې نه زمونږ په صوبه د ګرانئ د بيروزګارئ اثرات د هر چانه سيوا دی۔ جناب سپيکر، دويمه نا انصافی او دويم ظلم چې زمونږ پختونخوا صوبې ته خپل آئينی حقوق نه ملاويږی، څه کم اووه زره ميګاواټ بجلی مونږ پيدا کوؤ، پاؤ باندې يوه روپئ باندې نن تاسو اوګورئ چې د بجلئ نرخ يا قيمت داسې ځائې ته اورسيدو چې صرف بونير کښې د ماربلو شپږ سوه کارخانې په دې وجه بندې شوې چې د بجلئ نرخ ګران شو، د

بجلئ بلونه ډیر راځی جناب سپیکر، مونږ ته د خپلې بجلئ نه د هغې اول استعمال نه ملاویږی چې د پاکستان آئین مونږ له راکړے دے او نه مونږ ته د خپلې بجلئ خالص منافع ملاویږی۔ جناب سپیکر، راځئ چې مونږه او تاسو سوچ اوکړو چې په 2019ء او په 2020ء کښې د اے جی این قاضی فارمولې د لاندې زمونږ د دې پختونخوا صوبې د بجلئ آمدن 152 ارب روپئ دے، د یو کال چې زمونږد بجلئ آمدن دومره دے او هر کال سیوا کیږی نو مونږ ته د خپلې بجلئ خالص آمدن د مرکز د طرف نه نه ملاویږی، دا چې کوم دے یو غیر آئینی اقدام دے۔ راځئ چې اوګورو، قدرتی ګیس زما د صوبې پیداوار دے، نن ټول خلق په دې خبره پوهیږی چې که دا قدرتی ګیس یو طرف ته د کور او د ذات د استعمال د پاره دے نو که بیا مونږ په Commercial purposes کښې اوګورو نو داFertilizers چې څومره جوړیږی، دا قدرتی ګیس په هغې کښې استعمالیږی۔ جناب سپیکر، دلته بیا مونږ سره هغه نا انصافی کیږی، دلته به بیا د هغه Fertilizersکمپنئ نه جوړیږی، دا نا انصافی ده او دا ظلم دے، پکار ده چې مونږ دا ټوله اسمبلی د دې ظلم خلاف یو آواز راپورته کړو، 55 هزار میګاواټ، 55 هزار بیرل تیل مونږ روزانه پیدا کوؤ، تاسو سوچ اوکړئ چې تیل زما په دې صوبه کښې پیدا کیږی او بیا به ریفائنری په اټک کښې وی، زمکه زمونږ په حکومت کښې اغستې شوې ده، دا زمونږ د صوبې د آمدن ذریعې دی، دا چې په دې کنټینرو کښې دوئ Crude oil اوړی، په 2013-2018ء کښې د140 اربو روپو Crude oil زمونږ د صوبې نه پټ شوی دی، هره میاشت پټیږی، آیا دې سره به پاکستان کمزورے کیږی نه؟ خدائے مه کړه چې په یو ځائې کښې تیل پیدا کیږی، هلته ریفائنری که جوړه شی، یو خو دا چې زمونږ د صوبې په آمدن کښې به اضافه اوشی، زمونږ مرکز ته به ئے هم فائده وی، زمونږ د تیلو به هم غلا نه کیږی، زمونږ چې د تیلو کوم کمے دے هغه به هم برابریږی۔ جناب سپیکر، بیا ورپسې راځئ تاسو تیلو ته اوګورئ، ګیس ته اوګورئ، بجلئ ته اوګوره، غم دا دے، المیه دا ده چې بین الاقوامی تجارت په مونږه بند دے، آئینی حقوق مونږ له نه راکوی، زه نن تنقید کول نه غواړم خو زه دا نه ګنړم چې د پختونخوا د پاره که د پاکستان وزیر اعظم عمران خان صاحب وی او که د پاکستان وزیر اعظم شهباز شریف صاحب وی، د پختونخوا د پاره

هیڅ معنیٰ نه لری، په درې نیم کاله کښې که د پی ټی آئی دا ملګری مونږ ته دې اووائی چې درې نیم کاله عمران خان صاحب وزیر اعظم وو، آیا هغه پختونخوا له کوم آئینی حق ورکړے دے؟ مونږ ته د یو آئینی حق اوښائی، نن که د لس لکهو روپو صحت کارډ مونږه ورکړو، زه د صوبائی حکومت شکریه ادا کوم خو زه ورسره غوښتنه کوم چې مونږ پختونخوا خیرات نه غواړو، مونږ خپل آئینی حقونه غواړو، مونږ خپله بجلی غواړو، مونږ خپلې اوبه غواړو، مونږ خپل ګیس غواړو، مونږ بین الاقوامی تجارت غواړو، مونږ خپل د تمباکو آمدن غواړو، مونږ خپل معدنیات غواړو، مونږ خپل ځنګلات غواړو، زمونږ د وسائلو آمدن سیوا مونږ نه غواړو، خیرات هم نه غواړو، د مملکت پاکستان په آئین کښې درج چې کوم آئینی حقوق دی، کوم انتظامی حقوق دی، کوم سیاسی حقوق پختونخوا ته ملاؤ دی، هغه حقوق دې پختونخوا ته ملاؤ شی۔ پختونخوا د پاکستان مالدار ترین صوبه ده جناب سپیکر، مونږ شک نه کوؤ خو زمونږ ملک داسې ملک دے چې که د قوم خبره کوئ او بیا د پښتنو خبره کړئ نو بیا به ګوتې نیسی چې دا فلانکے د غیر ملک ایجنټ دے، ته د فلانکی ملک ایجنټ ئې، زه نن هغه قصې ته نه ځم خو چې دا نن د بلوچستان او د پختونخوا په پوله د زرګونو کالو ځنګلات زما اوسوزیدل، زما دیار اوسوزیدل، زما د چلغوزو باغونه اوسوزیدل، زما د بنړ قیمتی اونې اوسوزیدلې، زما ځناور اوسوزیدل جناب سپیکر، دا ځنګلات په زرګونو کاله کښې جوړ شوی دی، مونږ دا الزام هم نه لګوؤ او دا شک هم نه کوؤ چې دا هور چا لګولے دے خو دولس ورځې د پختونخوا حکومت او د بلوچستان حکومت اور د مرکز حکومت هغه د کهربونو روپو اثاثو ته تماشه اوکړه او هغه د زرګونو کالو ځنګلات په دولس ورځو کښې ایرې شو، دا تاریخ وو چې ختم شو، دا ځنګل چې بیا دغه ځائې ته رسی پینځه سوه کاله به اخلی، هزار کاله به اخلی، نن چې زمونږ د آمدن په وسائلو قبضه ده، نن چې زمونږ د آمدن ذریعې لمبه کیږی، دا د ټولو پښتنو د پاره او د ټولې پختونخوا د پاره سوالیه نشان دے، په داسې موقعو چې مونږ سره خو ایټم بم موجود دے، مونږ سره د قدرتی آفت انتظام هیڅ نشته۔ جناب سپیکر، هور خو لګیدلے شی، زلزله خو راتللے شی، طوفانونه خو راتللے شی، سیلابونه خو راتللے شی، سوال دا نه دے چې دا ولې

راځی؟ سوال دا دے چې مونږ سره انتظام څه دے؟ جناب سپیکر، د دې د انتظام د پاره، د دې د تحفظ د پاره دا زمونږ د ټولو ذمه واری ده چې مونږ ټول انتظام اوکړو، مونږ سنجیده اقدامات اوکړو۔ مونږ دا ګنړو چې که نن په پاکستان کښې اقتصادی بحران دے نو مونږ په ګارنټئ سره دا خبره کوؤ چې د افغانستان او د پاکستان چې 119 لارې دی۔۔۔۔۔

<u>جناب ډپټی سپیکر</u>: بابک صاحب، ایډجرنمنټ موشن باندې خبرې اوکړئ، تاسو بل سائډ ته لاړئ۔

<u>جناب سردار حسین</u>: دا په مهنګائی خبره ده، دا د قیمتونو په سیوا کولو خبره ده، قیمتونه ولې سیوا کیږی؟ مونږ ځان حصار کښې رابند کړے دے، مونږ د دنیا نه ځان کټ کړے دے، مونږ دنیا سره ایکسپورټ او ایمپورټ نه کوؤ، وضاحتونه دې اوشی چې دا بندیزونه وی نو دا حالات به ورځ تر ورځه خرابیږی، دا ګرانی به ورځ تر ورځه سیوا کیږی۔ جناب سپیکر، د دې اقتصادی بحران نه د وتلو دا لار ده چې د افغانستا ن او د پاکستان 119 ټرلې لارې دی، پکار دا ده که د پنجاب او د هندوستان لارې د کال دولس میاشتې کھولاؤ وی نو هغه هم پښتانه دی او دا هم پښتانه دی، هغه هم مسلمانان دی او دا هم مسلمانان دی، دا لارې دې کھلاؤ شی، مونږ چې نیمې دنیا سره د زمکې په لاره تجارت شروع کړو، چې مونږ نیمې دنیا سره د تګ راتګ لاره شروع کړو، مونږ په ګارنټئ سره دا خبره کوؤ چې دا لارې کھلاؤ شی، په یو کال کښې به پختونخوا د تجارت عالمی مرکز اوګرځی، په لکھونو خلقو ته به روزګار ملاؤ شی، په لکھونو خلقو ته به د تجارت او د کاروبار موقعې ملاؤ شی، په لکھونو طالب علمانو ته به د پروفیشنل او د هائر ایجوکیشن موقعې ملاؤ شی، دا فیصلې به مونږ کوؤ، دا فیصلې به اسمبلئ کوی، دافیصلې به پارلیمان کوی، تر څو پورې چې په بندو کمرو کښې د پاکستان خارجه او داخله پالیسئ جوړیږی، د عوامو ورځ چې ده هغه به ورځ تر ورځه بربادیږی۔ دا وخت اوس زه چې وینم، زما د پختونخوا حکومت د خپل لیډر جلسې کامیابوی او مرکزی حکومت د خپل لیډر جلسې کامیابوی، خلق تیل نه شی اغستے، خلق غوړی نه شی اغستے، خلق اوړه نه شی اغستے، خلق د بجلئ بل نه شی ورکولے، اولس په مسئلو کښې دے او دلته د

پنجاب دوه لیډران په جلسو باندې ئے خلق مشغول کړی دی، زه به د صوبې حکومت ته هم دا خواست کوم چې مهربانی اوکړی، ما دړې نیم کاله په دې فورم باندې تجویز ورکړے وو مرکزی حکومت ته، راځئ چې جرګه جوړه کړو، تر اوسه پورې د دوئ خپل وزیر اعظم وو، د دوئ به مجبورئ وی، اوس وزیر اعظم د دوئ دے، اپوزیشن دے، مهربانی اوکړئ، صوبائی حکومت دې یوه قامی پارلیمانی جرګه جوړه کړی چې د خپلې بجلئ تپوس اوکړو، د خپل ګیس تپوس اوکړو، د خپلو تیلو تپوس اوکړو، په مرکز باندې چې زمونږ په زرګونو ارب روپئ قرضه جات دی چې د هغې تپوس اوکړو، نن آیا دا حق مونږ نه لرو؟ زما دلته ایس ایچ او وژلے کیږی، په کهلاؤ ورځ کښې وژلے کیږی، زما شتمنو خلقو ته به د بهته خورئ ټیلی فونونه کیږی، زما د پولیو کارکنان به وژلی کیږی، زما په جماعتونو کښې به دهماکې کیږی، زما په خاوره به د شیعه او د سنی فسادات وی، دلته به دهشت او د وحشت ماحول وی، په دې به ځان هر پښتون پوهه کوی، دا که پی ټی آئی کښې دے او که دا جماعت اسلامی کښې دے، دا که اے این پی کښې دے او که دا پیپلز پارټئ کښې دے، دا که مسلم لیګ کښې دے او دا که په جمیعت کښې دے، په دې به ځان پوهه کوی چې دا د یو سازش د لاندې په پاکستان کښې یو ذهنیت موجود دے چې هغه ذهنیت د پښتنو د آمدن ټولې ذریعې د هغه قبضه کښې دی، هغه ضائع کول دا ذهنیت د پاکستان په ادارو کښې هم موجود دے، دا ذهنیت د پاکستان په حکومتونو کښې هم موجود دے، دا ذهنیت د پاکستان په سیاسی ګوندونو کښې هم موجود دے او دا ذهنیت د ډیر لوئې بدقسمتئ نه په صحافت کښې هم موجود دے، دا ذهنیت هر چرته موجود دے۔ آیا پختونخوا سوال لری چې تیل زه پیدا کوم او پنجاب ته ځی، ګیس زه پیدا کوم او پنجاب ته ځی، په یو روپئ بجلی زه پیدا کوم او پنجاب ته ځی، مزدور ورپسې د پختونخوا نه ځی نو آیا قیامت به راشی چې دا کارخانه پختونخوا ته راشی؟ پاکستان به مضبوط نه شی، په لکهونو خلق به په روزګار نه شی؟ د پاکستان په تجارتی وزن کښې به اضافه اونه شی؟-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ټهیک ده جی۔

جناب سردار حسین: د پاکستان ټیکس به کوم ځائې ته اورسی؟ زه به خواست کوم چې پارټئ د هر چا خپلې خپلې دی، سیاست د هر چا خپل خپل دے خو که نن عمران راخلاصیږی، هغه وائی زه به شروع د پیښور نه کوم، نو یا بسم اللّٰه جمهوریت دے ، که نن شهباز شریف صاحب راځی چې زه به شروع د پختونخوا نه کوم نو یا بسم اللّٰه جمهوریت دے خو یو په اقتدار کښې دے ، اعلان دې اوکړی او بل په اپوزیشن کښې دے ، اعلان دې اوکړی، د پختونخوا خلقو سره دې وعده اوکړی چې کوم آئین د پختونخوا خلقو له دا حقوق ورکړی دی، دا به ورله ورکوی۔ یو زما وزیر اعظم راشی په شانګله کښې وائی چې زه به کپړې خرڅې کړم خو تاسوله به اوړه ارزان کړم، ماله کپړې مه خرڅوه، ماله هغه زما د چشمه رائټ بینک کینال چې نن د هغې پی سی ون 195 ارب روپئ ته رسیدلے دے ، ماله مه کپړې خرڅوه، ماله مه خیرات راکوه، 185 ارب روپئ د پختونخوا صوبه صرف دا مرکز قرضدارے دے ، ماله د تیلو خپله قرضه واپس کړه، زه به چشمه رائټ بینک کینال جوړومه، زه به ټولې دنیا له غنم ورکوم۔ بل لیډر زما راشی، اول به د کرپشن خبره کوی، اوس وائی زه د امریکې نه آزادی غواړم، مونږ خو آزادی د مهنګائی نه غواړو، مونږ خو آزادی د بدامنئی نه غواړو، مونږ خو آزادی د لاټهی ګولی سرکار نه غواړو، زمونږ د عوامو بنیادی مشکل مسئلې، هغه تحفظ دے ، هغه ډوډئ ده، رزق دے ، هغه کاروبار دے ، دا زمونږه او ستاسو ذمه داری ده، کوم خلق۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شارټ کړئ جی۔

جناب سردار حسین: که مونږ په مشتعله طریقه باندې د اقتدار د پاره استعمالوی نو زه به د پختونخوا یو یو بشر ته خواست کوم چې که هره جهنډا مو په لاس کښې ده، د خپلو وسائلو تپوس اوکړئ، د خپل آمدن د ذریعو تپوس اوکړئ، په خپلو مسئلو بحث اوکړئ او هغه طرف سره ځان اوتړئ چې کوم خلق د پښتنو د وسائلو، کوم خلق د دې صوبې د مسائلو په کوم کښې چې د پاکستان مضبوطیا دا، په کوم کښې چې د پاکستان سلامتیا ده، هغه چا پورې او دریږئ ځوک چې په دې ملک کښې په آئین تلل غواړی، ځوک چې په دې ملک کښې په قانون تلل غواړی، کوم خلق چې دلته آئین بالادست ګنړی، کوم خلق چې دلته د قانون د

عمل داریٔ د پاره کار کوی، کوم خلق چې د گاؤنډ سره د ورورولئ تعلقات جوړول غواړی، کوم خلق چې دلته د انسانی حقوقو تحفظ ورکول غواړی، کوم خلق چې-----

جناب ڈپٹی سپیکر: Windup کړئ جی۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، کوم خلق چې د اظهار رائے آزادی یقینی کول غواړی، لهٰذا زه اخره کښې شوکت صاحب ناست دے، هغه ته به خواست کوم چې مونږ د دې صوبې د اسمبلیٔ نه یوه کمیټی جوړه کړو، پارلیمانی کمیټی جوړه کړو چې په سنجیدگیٔ سره مرکزی حکومت ته زمونږ څومره قرضه جات دی، چې د هغې د پاره ورسره خبره اوکړو، مونږ ته خپله بجلی آرزانه کړی، مونږ له خپلې قرضې چې راکړی، مونږ له خپل واجبات راکړی، مونږ له خپل آئینی حقوق راکړی۔ جناب سپیکر، دا دے مونږه او تاسو به بیا خپلو حلقو ته د الیکشن د پاره ځو چې کم از کم زمونږه خپل اولس ته سترگې اوچتې وی چې مونږ د هغوی وکلالت په هر فورم کوؤ او نه صرف وکالت ئے کوؤ بلکه د هغوی د مسئلو حل راأوباسو۔ جناب سپیکر صاحب، ستاسو ډیره ډیره مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نعیمه کشور صاحبه۔

جناب فضل الہیٰ: جناب سپیکر صاحب، زه خبره کول غواړم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ما وئیل تاسو نوم راکړئ چې په لسټ کښې ئے اولیکم، که په دې ایډجرنمنټ موشن باندې که څوک بحث کوی نو هغه نامې راکړئ او ماله نامې راغلې دی، تاسو نامې راکړئ جی، چا چې ماله نامې رالیږلې دی هغه ما لیکلی دی۔ جی نعیمه کشور صاحبه۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ بہت ساری باتیں ہوئیں، میں صرف دو تین چار پوائنٹس سامنے لانا چاہ رہی تھی، ایک یہ کہ دوائیاں بہت زیادہ مہنگی ہو رہی ہیں، اس کی بنیادی وجہ ایک تو آپ دیکھ رہے ہیں کہ ڈالر کہاں تک پہنچا، اگر اسی رفتار سے ڈالر جاتا رہا تو دوائیاں کیا، جس طرح ہر طرف مہنگائی آ رہی ہے تو ادویات میں بھی اسی طرح تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے، اس کے لئے جو موجود قوانین ہیں، جب تک ان کی Implementation پہ کام نہیں ہو گا، میرا نہیں خیال کہ ہم ان ادویات کو جو ایک انسانی

بنیادی ضرورت ہے، ہم ان کو کنٹرول کر سکیں۔ دوسرا جو اہم ایشو ہے، ادویات کے حوالے سے جو جعلی ادویات ہیں، ان کی روک تھام ضروری ہے، وہ بھی بہت بڑا ایشو ہے، ہمارے ملک میں چونکہ مہنگائی زیادہ ہے، لوگ پھر مجبوراً جو جعلی ادویات ہیں، اس کی طرف جاتے ہیں، ایک اور وجہ اس کی یہ ہے کہ ہر ایک دوائی کا ایک فارمولا ہوتا ہے، اس کو اگر ہم لاگو کریں، میرے خیال میں تھوڑا بہت میں نے سنا تھا اس پہ کام بھی ہوا تھا کہ ڈاکٹر کوئی دوائی نہیں لکھے گا، فارمولا لکھے گا کیونکہ دوائی کم قیمت پہ بھی دستیاب ہوتی ہے لیکن جب ڈاکٹر دوائی لکھتا ہے تو وہ فارماسیوٹیکل کمپنیوں کے ساتھ مل کر وہ دوائیاں لکھتا ہے، اس میں ان کو منافع ہوتا ہے، یہ بھی ایک بڑا ہمارے ملک کا وہ مسئلہ ہے کہ ڈاکٹر حضرات، معذرت کے ساتھ کچھ ڈاکٹر حضرات کا یہ حال ہے کہ وہ کچھ دوائیاں، آپ نے نوٹ کیا ہو گا کہ جو بھی Patient کسی خاص ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے تو وہ ہر ایک کو وہی دوائی لکھتا ہے کیونکہ ان کی وہ جو کمپنی ہے، اس کے ساتھ ان کی وہ بات ہوئی ہوتی ہے کہ میں آپ کی ماہانہ اتنی دوائیاں وہ کروں گا، میرے خیال میں یہ ضروری ہے کہ ہم فارمولے پہ جائیں، یہ ادویات ہم اس کو وہ کریں کہ اس سے ہمیں چھٹکارا مل سکے، یہ ایک اہم ایشو تھا۔ دوسرا جو صحت کارڈ کا بار بار، صحت کارڈ پہ اور ابھی ہمارا ایک بل بھی ادھر اسمبلی میں Present ہوا ہے کہ ہیلتھ کا جو فنڈ ہے وہ ہم ختم کر رہے ہیں، اگر صحت کارڈ کو ہم دیکھیں، اس میں تمام بیماریاں شامل نہیں ہیں، سب سے اہم ایشو اس میں OPD شامل نہیں ہے، جب تک اس میں OPD شامل نہیں ہوتی، میرا نہیں خیال کہ ان چیزوں پہ قابو پایا جا سکے اور جو بل آ رہا ہے، اس کے لئے بھی میری یہی ریکویسٹ ہو گی کہ اس فنڈ کو ختم نہ کیا جائے کیونکہ اگر ہم اس فنڈ کو ختم کرینگے تو پھر ہمیں Hundred percent تمام بیماریوں کو بھی صحت کارڈ میں ڈالنا ہو گا، ہماری جو OPD ہے، اس کو بھی ڈالنا ہو گا، تب ہمیں اس کو جو صحت کا اور جو ہیلتھ کا فنڈ ہے، تب اس کو ہم ختم کر سکتے ہیں۔ یہ کچھ چیزیں تھیں کہ جن کی طرف میں آپ کی توجہ دلانا چاہ رہی تھی کہ ان پہ قابو پایا جائے۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: بس کریں جی۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان</u>: بہت حد تک ہم قیمتیں کم کر سکتے ہیں۔ تھینک یو۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: تھینک یو جی، بلاول آفریدی صاحب۔

<u>جناب بلاول آفریدی</u>: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔ پہلے تو جناب سپیکر صاحب، آپ کا بہت بہت شکریہ۔ اس کے بعد جو ایڈجرنمنٹ موشن محترمہ حمیرا خاتون

صاحبہ، جناب سراج الدین صاحب اور جناب عنایت اللہ صاحب نے پیش کی ہے Regarding ہماری ادویات کی قیمتیں اور باقی جو یہاں پہ مہنگائی کی ایک خوفناک سیچویشن آچکی ہے، صرف خیبر پختونخوا میں نہیں بلکہ پورے پاکستان میں، اگر آپ حقیقت کو دیکھیں، ہم پچھلے تین سال سے یہ کہہ رہے تھے کہ آپ کے صوبے کے جو حالات ہیں وہ دن بدن خراب ہوتے جارہے ہیں، بار بار اسمبلی فلور پہ ہم نے آواز اٹھائی ہے، ہم نے یہ ریکویسٹ کی ہے کہ دیکھیں یہ صوبہ غریب صوبہ ہے، آئیں مل کر کام کریں، چاہے وہ اس ٹائم میں بھی خود گورنمنٹ کا اتحادی تھا، آج میں اپوزیشن کی بنچز میں بیٹھا ہوں، Reason یہی ہے کہ جو بات ہم کرتے تھے اس کو Ignore کیا جاتا تھا، جس بات پہ ہمیں پتہ تھا کہ اس بات سے اس صوبے کی ترقی ہو گی، اس صوبے کو فائدہ ہو گا تو ان سب چیزوں کو Ignore کیا جاتا تھا۔ آج اگر آپ کے صوبے کے حالات اس پوزیشن پہ کھڑے ہو گئے ہیں کہ یہاں پہ لوگوں کے پاس اپنی ادویات کے لئے پیسے نہیں ہیں، یہاں پہ شوگر کے مریض ہیں، ان کے پاس پیسے نہیں ہوتے، یہاں پہ کڈنی کے Patients ہیں، ان کے پاس پیسے نہیں ہوتے، یہاں پہ بہت مختلف قسم کی بیماریاں لوگوں کو ہیں، ان کے پاس کوئی Alternate نہیں ہے، یہی ادویات کی جو Prices بڑھ گئی ہیں، اسی وجہ سے اب میں یہ گزارش کرنا چاہونگا کہ اب ایک دفعہ پھر وقت آچکا ہے، آئیں مل کر اس صوبے کی خدمت کریں، چاہے وہ اپوزیشن والے ہوں، چاہے وہ گورنمنٹ والے ہوں، چاہے وہ اتحاد میں بیٹھے ہوں، آئیں ایک دفعہ پھر ایک Page پہ ہو جائیں کیونکہ اس صوبے پہ بڑا مشکل وقت آچکا ہے، اس صوبے کو ہمیں آگے لے کر جانا ہو گا۔ جناب سپیکر صاحب، ہم آج کسی پولیٹیکل پارٹی پہ تنقید نہیں کریں گے، ہم یہ بات کرنا چاہتے ہیں کہ آج ایک دفعہ پھر ہم ان کو Offer کرتے ہیں، دل بڑا کرتے ہیں، آئیں ہمارے ساتھ بیٹھیں، آئیں اس صوبے کی خدمت کریں، آئیں جو تکلیف اور مشکلات ہیں اس صوبے کے، وہ حل کریں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایڈجرنمنٹ موشن پہ بات کریں، ایڈجرنمنٹ موشن پہ بات کریں۔

جناب بلاول آفریدی: جناب سپیکر صاحب، اس طرف آرہا ہوں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لیکن آنہیں رہے ہیں، آپ اس پر بات کریں ناں۔

جناب بلاول آفریدی: جناب سپیکر صاحب، ٹائم دیں، پلیز مہربانی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس طرح نہیں، ایڈجرنمنٹ موشن پہ آپ بات کریں جی۔

جناب بلاول آفریدی: میں اسی پہ آرہا ہوں، تھوڑا سا تو ٹائم دیں، جناب سپیکر صاحب، Important ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں، دیکھیں آپ باہر جائیں گے تو میں آپ کا مائیک بند کردوں گا، آپ ایڈجرنمنٹ موشن پہ بات کریں۔

جناب بلاول آفریدی: اچھا، جناب سپیکر صاحب، میری گزارش یہ ہے کہ یہ سارے ایشوز جو یہاں پہ کھڑے ہو گئے ہیں، Inflation جو بڑھ گئی، اس صوبے میں یا پاکستان میں ہماری Economy جو ہے دن بدن خراب ہوتی جارہی ہے، اللہ نہ کرے کہ جو سری لنکا والے حالات ہیں وہ پاکستان پہ آجائیں کیونکہ یہ ملک جو ہے، اس ملک میں جو رہنے والے لوگ ہیں، یہ بڑا پیارا ملک ہے، اس ملک کے عوام یہ بہت پیارے ہیں، میری گزارش ہے کہ ہم دل سے اس ملک کے ساتھ محبت کرتے ہیں، میری گزارش یہ ہے کہ یہاں کی جو Economy ہے وہ کیوں دن بدن خراب ہوتی جارہی ہے؟ وہ اس وجہ سے کہ ہمارے بارڈرز بند ہیں، یہاں پہ انٹرنیشنل ٹریڈ نہیں ہے، ہم PIR agreement کا حصہ بن چکے ہیں، ابھی تک گورنمنٹ کو چاہیئے تھا، ان کے پاس بہت بڑی Opportunity تھی کیونکہ فیڈرل میں ان کی گورنمنٹ تھی، خیبر پختونخوا میں ان کی گورنمنٹ تھی، اس ملک کے سب سے بڑے صوبے پنجاب میں ان کی گورنمنٹ تھی، ان کا بلوچستان میں Alliance تھا، ان کو چاہیئے کہ ایک Mechanism بناتے، ایک Setup بناتے، ایک Strategy بناتے، ایک پالیسی بناتے کہ آئیں اس ملک کو کیسے آگے لے کر چلیں، آئیں اس ملک کو ان Crises سے کیسے نکالا جائے؟ لیکن آج بھی کوئی ہمیں Sincerity گورنمنٹ کی طرف سے نظر نہیں آرہی ہے، اس وجہ سے یہ سارے مسئلے دن بدن بڑھتے جارہے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، جس طرح میں NMD کی بات کرتا ہوں، NMD کی یہ سیچویشن ہے، جو وعدے ہمارے ساتھ کئے گئے تھے، سالانہ ایک 110 ارب روپے دینے تھے، جناب سپیکر صاحب، چار سال ہو گئے، A single penny has not been utilized in NMD, the reason behind is that جناب سپیکر صاحب، ہم یہاں پہ بار بار ریکویسٹ کرتے رہے ہیں لیکن یہ NMD کے ساتھ گورنمنٹ Sincere نہیں تھی تو Merger کیوں کروایا؟ اگر انہوں نے یہ نہیں کرنا تھا جناب سپیکر صاحب، جو Responsibilities انہوں نے ہمیں دی ہیں، ان Responsibilities کا کوئی فائدہ ہمیں نہیں مل رہا، آج وہی غربت دن بدن وہاں پہ بڑھتی جارہی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ہمارے سکولز

برباد ہیں، ہمارے ہاسپیٹلز برباد ہیں، وہاں پر کوئی ترقیاتی کام نہیں ہو رہا ہے، جب بھی کوئی ترقیاتی کام شروع ہو جاتے ہیں تو وہ Delay کیا جاتے ہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> بلاول صاحب، آپ پھر دوسری سائڈ پہ چلے گئے۔

<u>جناب بلاول آفریدی:</u> ایک ایک سکیم پہ، جناب سپیکر صاحب، پلیز۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> آپ نے دوسری بات شروع کر دی۔

<u>جناب بلاول آفریدی:</u> جناب سپیکر صاحب، میں آتا ہوں، پھر آپ مجھے موقع نہیں دیں گے۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> "آتا ہوں" کی بات نہیں ہے ناں، اب دوسری بات کریں، ایڈجرنمنٹ موشن پر آپ بات کریں۔

<u>جناب بلاول آفریدی:</u> جناب سپیکر صاحب، پھر آپ موقع نہیں دیں گے تو فائدہ نہیں ہوگا۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ایڈجرنمنٹ موشن پر اگر آپ نے بات۔۔۔۔

<u>جناب بلاول آفریدی:</u> دو تین منٹ تو دے دیں، جناب سپیکر، پلیز آپ سے ریکویسٹ ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> نہیں دیتے، آپ نے ایڈجرنمنٹ موشن پر بات کرنی ہے، آپ نے ایڈجرنمنٹ موشن پر بات کرنی ہے کہ نہیں کرنی ہے؟ یہ مجھے بتائیں۔

<u>جناب بلاول آفریدی:</u> اچھا۔ جناب سپیکر صاحب، بات تو مہنگائی کی آرہی ہے، جو مہنگائی آچکی ہے اس کے لئے ایک Mechanism بنانا پڑے گا۔ ایک دفعہ ہم، میں پھر ایک دفعہ Repeat کرنا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ کو ہم اپوزیشن والے Offer کرتے ہیں کہ آئیں مل کر کام کریں، آئیں اس صوبے کے جو Crises ہیں، اس صوبے کو ان Crises سے نکالا جائے، ہم آپ کو اپنے Plans دیں گے، آپ لوگ اپنے Plans proposed کر دیں، آئیں مل کر ایک کام کرتے ہیں، اس صوبے کے جو Crises ہیں، ان Crises سے صوبے کو نکالنا ہوگا۔ میری گزارش ہے کہ جو حالات بنے ہوئے ہیں، اس کے لئے اگر آج بھی گورنمنٹ نے Mechanism نہیں بنایا، کوئی Strategy نہیں بنائی جو Inflation rate ہے وہ دن بدن بڑھ رہا ہے، پھر بھی ہم کس طریقے سے کس منہ سے اپنے حلقوں میں جائیں گے، ہم اپنے عوام کو کیا کہیں گے کہ ہم نے آپ لوگوں کے لئے کیا کیا ہے؟ جناب سپیکر صاحب، میری گزارش یہ ہوگی کہ آپ سب آئیں، مل کر کام کریں، اس صوبے کے لئے، صوبے کی بہتری کے لئے۔ تھینک یو، شکریہ۔ ٹھیک ہے، آپ ٹائم نہیں دے رہے ہیں، اب کیا بولیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب فضل الہیٰ صاحب، آپ ایڈ جرنمنٹ موشن پر بات کرنا چاہ رہے تھے۔

جناب فضل الہیٰ: یره ما خو یو خبره په صحت کارډ باندې کوله، نور څه خبره نه کول غواړم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو په ایډجرنمنټ موشن باندې لاس اوچت کړے وو نو که تاسو ایډجرنمنټ موشن باندې خبرې کوئ نو اوکړئ جی، تاسو له ما فلور درکړو۔

جناب فضل الہیٰ: بس هغوی په صحت کارډ باندې خبره اوکړه، هغې کښې بس ما یو خبره کوله۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اوکړئ۔

جناب فضل الہیٰ: چیف منسټر صاحب ناست دے جی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب فضل الہیٰ: اکثر دا پرائیویټ څومره چې هاسپیټلز دی، زمونږ چې څومره د صحت کارډ Patients ځی نو ډیر بهترین سروس ورته ورکوی خو چې دا کوم پرائیویټ هاسپیټلز دی او بعضې ډاکټران په دیکښې دی، Specially د آر ایم آئی به زه ذکر اوکړم چې په هغې کښې دوئ ورته وائی چې ایمرجنسی کښې Patient لاړ شی نو هغه ورته وائی، هله تاسو لاړ شئ هلته کښې فیس جمع کړئ، نو بیا چې د هغه آپریشن وی یا نور څه مسئله وی نو هغه بیا نه ټرانسفر کوی، زه منسټر صاحب ته دا ریکویسټ کوم چې دا خبره دې ترې نه کم از کم لرې کړی، کوم Patient چې اکثر په ایمر جنسی کښې ځی او ایمرجنسی کښې داخل شی نو پکار ده چې د هغه علاج په صحت کارډ باندې اوشی۔ تهینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: امجد آفریدی صاحب، ایڈ جرنمنٹ موشن پر آپ بات کرنا چاہ رہے ہیں۔

جناب امجد خان آفریدی: یوه خبره مو کوله، دې ایم پی اے صاحب یوه خبره اوکړه چې صحت کارډ کښې بهترین سهولیات ورکوی، دا سهولیات تاسو اوښایئ چې کوم کوم سهولیات دی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: دا به ګورنمنټ Reply ورکړی جی۔ Concerned Minister, to respond.

جناب اختیار ولی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی آپ نے نام نہیں لکھوایا تھا لیکن ابھی آپ بات کرنا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے۔

جناب فضل الٰہی: جناب سپیکر، زما ورور خبره اوکړه چې پرون نه هغه بله ورځ زه تلے ووم، زما د علاقې درې Patients وو، مکمل د هغوی علاج ورکښې شوے دے۔ د هغې نه علاوه چې PIC ته تلے وو، په هغې کښې ئے مکمل علاج ورکړے دے، صرف شناختی کارډ ئے ورکړے دے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: فضل الهیٰ صاحب، هغه منسټر صاحب ناست دے، هغه به جواب تفصیل سره ورکړی چې کوم کوم Facilities شته۔ اختیار ولی صاحب۔

جناب اختیار ولی: شکریه، جناب سپیکر-----

جناب ڈپٹی سپیکر: اختیار ولی صاحب، دا سې ډائریکټ مه وایئ، چې کله تاسو بحث کول غواړئ نو د لته Proper خپله نامه لیکئ، دا څه طریقه نه ده جی۔

جناب اختیار ولی: مونږه چې کله سیکرټری صاحب له چیټ ورکړو نو هغه وائی چې تاسو خبره کوئ نو لاس پورته کوئ، په خپل سیټ اودریږئ، تاسو داسې کوئ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نه جی، دا ایډجرنمنټ موشن دے، د دې د پاره ټول نومونه ورکوی جی۔

جناب اختیار ولی: تاسو مونږه ته چل اوښایئ چې په Rules کښې داسې وی نو هغه به کوؤ، مونږ ته خو چې تاسو کوم Rules ښایئ، هغه به مونږ Follow کوؤ-----

جناب ڈپٹی سپیکر: چې کله تاسو کښې څوک په ایډجرنمنټ موشن باندې خبره کول غواړئ نو همیشه سیکرټری صاحب له نومونه ورکوئ۔

جناب اختیار ولی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ، جناب سپیکر۔ سب سے پہلے میں اپنے معزز دوستوں کو Appreciate کرتا ہوں کہ آج کے اس اہم اور ضروری مسئلے پہ انہوں نے یہ تحریک التواء جمع کرائی، آپ نے اس کو تفصیلی بحث کے لئے منظور کیا۔ جناب سپیکر، ادویات کی قیمتوں میں اضافہ یہ ایک بہت بڑا المیہ ہے، یہ لوگوں سے زندگی یا زندہ رہنے کا حق چھیننے کے مترادف ہے۔ میں حیران ہوں کہ ہمارے صوبے میں یہاں پر تحریک انصاف کی حکومت کا یہ نواں سال ہے، آپ نے دیکھا تھا کہ ادویات کا

ایک بہت بڑا سکینڈل سامنے آیا جس میں مصنوعی طور پر ایک مافیا نے ادویات کی قیمتوں میں اضافہ کیا تھا جس میں شوگر کی دوائی مہنگی ہو گئی، کینسر کی دوائیاں مہنگی ہو گئیں، پیراسٹامول، پیناڈول کی گولی سو سو روپے کا ایک پلتہ بکتا تھا، ان ساری چیزوں کے لئے ہماری حکومت نے یا آپ کی حکومت نے کیا کیا؟ میں نے اس سے پہلے بھی یہ بات، یہ سوال اٹھایا تھا کہ ظفر بیگ مرزا کا جو سکینڈل ہے، اس کو اٹھائیں، اس کو چیک کریں، وفاقی حکومت سے اس بارے میں سوال کریں، ہمارے خیبر پختونوا کے جتنے یہ بڑے ہسپتال ہیں، آپ نے میڈیا کو چیک کیا ہو گا، یہاں پہ میرے ایک صحافی بھائی بیٹھے ہوئے ہیں، پرسوں میں ان کا ایک کالم پڑھ رہا تھا، ساڑھے تین ارب روپے کا خیبر ٹیچنگ ہسپتال، لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں یہاں پہ گھپلا ہوا ہے، کون کر رہا ہے؟ یہاں پر کون ان ہسپتالوں کا ذمہ دار ہے؟ اگر کوئی وہ سابق وزیر اعظم کے کزن ہیں، میرے خیال میں کوئی نوشیروان برکی صاحب ہیں، ان کو آپ کیوں نہیں پکڑتے ہیں، آپ ان کے Against کیوں انکوائری نہیں کرتے؟ ہم تو کہتے ہیں کہ آپ چلیں، آگے بڑھیں، اس صوبے میں نو سال سے آپ کی حکومت ہے، مہنگائی کی بات آج ہو رہی ہے، بابک صاحب چلے گئے، میں ان سے بھی بات کرنا چاہتا تھا، ضروری تھا کہ میں ان سے بھی پوچھتا کہ اگر آپ بجلی کے خالص منافع کی بات کرتے ہو، Net Hydel Profit کی، میں اس پہ آپ کے ساتھ ہوں، بالکل ہوں، آپ کی حکومت تھی، صوبے میں بھی اور وفاق میں بھی، اس صوبے کو سب سے پہلے Net Hydel Profit ہم نے دیا تھا لیکن آپ کی حکومت جو گزری ہے، چار سالوں میں کتنا NHP آپ نے لیا ہے؟ کچھ بھی نہیں، کیا خیبر پختونخوا صرف لوگوں کی سیاست کے لئے ہے، یہ لانگ مارچ کے لئے ہے، پشتونوں کو صرف اس کے لئے استعمال کیا جائے گا کہ دھرنا دینا ہے، یہاں سے قیادت ہو گی، یہاں سے تو فساد اور انتشار پیدا ہو گا؟ نہیں جناب سپیکر، ایسا نہیں ہونا چاہیئے، مہنگائی کو کنٹرول کرنے کے لئے سب سے پہلے آپ کو چاہیئے کہ آپ Industrialization کریں، نوشہرہ میں جو انڈسٹریل زون بنا تھا وہ کہاں کھڑا ہے، ان کو کیا سہولیات دی گئی ہیں؟ بڑے کارخانے بند ہو گئے، بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے نو مہینے ہو گئے ہیں کہ میں نے کچھ بڑی صنعتوں کے بارے میں ایڈجرنمنٹ موشن جمع کی ہے، اس کو ابھی تک ٹیبل نہیں کیا جا رہا، میں یہ بات کرتا ہوں کہ ہم تو یہاں پر اس لئے آئے ہیں کہ یہاں پہ ڈسکشن ہو، ہم یہاں پہ بیٹھ کر مسائل کے حل نکالیں، کون کرے گا؟ اگر یہ نہیں کریں گے، سنیں گے نہیں، یہاں پر صرف سوال و جواب ہو، یہاں پر صرف یہ ہو کہ میں کھڑا ہو گیا ہوں، میں نے بات کی اور انہوں نے ان کی لفظی گولہ باری کر دی اور ختم،

نہیں، یہ ہمارے دوست ہیں، Colleague ہیں، میں ان کو کہتا ہوں کہ مہنگائی کو ختم کرنے کے لئے صوبائی خود مختاری کے بعد آپ کے پاس وسائل بھی ہیں، آپ کے پاس اختیارات بھی ہیں، آپ نے اس کو کہاں استعمال کیا، آج روٹی کیوں مہنگی ہے، آج روٹی کیلئے یہ گندم کا تھیلا کیوں مہنگا ہے، آج آٹے کا تھیلا کیوں مہنگا بکتا ہے، یہاں پر مزدور کیوں بے روزگار ہے؟ کیونکہ ہمارے پاس ان کے لئے کوئی پالیسی نہیں ہے۔ کوئی۔۔۔۔

<u>جناب فضل الٰہی</u>: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب اختیار ولی</u>: ماته د پالیسئ خبرې ته پرېږده ګنی بیا به رانه ته هم خبرې اونه کړې۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: Cross talk نہ کریں، Cross talk نہ کریں۔ جی اختیار ولی صاحب۔

<u>جناب اختیار ولی</u>: ما سره ته سوال و جواب داسې مه کوه، ستا نه خو ما لا استعفیٰ هم نه ده غوښتلې، فضل الهیٰ صاحب، لږ صبر شه۔ جناب سپیکر، بات یہ ہے کہ اگر آپ مزدور کی پالیسی نہیں بنائیں گے، آپ Industrialization کی پالیسی نہیں بنائیں گے، آپ کی ایگریکلچر پالیسی نہیں بنے گی تو یہ قوم کہاں جائے گی؟ آپ اس قوم کا منزل مجھے کہاں بتا سکتے ہیں؟ کوئی نہیں۔ جناب سپیکر، مسئلہ ہی یہی ہے کہ یہاں پر بیٹھ کر اس ہال میں اسمبلی کا اجلاس بلا کر بجٹ کے نام پر محض تقریریں ہوتی ہیں، ہمیں کہتے ہیں کہ آپ بجٹ کی تجاویز دیں، بجٹ کے فنڈز تقسیم بھی ہو چکے ہیں، اگر آپ یہی کام کریں گے تو پھر یہی ہوگا، آپ کے پیسے جو کالجز پہ لگنے چاہیئے تھے، جو سکولز کی نئی بلڈنگز بنانے پہ لگنے چاہیئے تھے، جو ایک مضبوط پولیس نظام بنانے پہ لگنے چاہیئے تھے، جو کھیلوں کے میدانوں پہ لگنے چاہیئے تھے، جن سے یونیورسٹیز بنتیں، جن سے کارخانے بنتے، جن سے لوگوں کو روزگار ملتا، جن سے بیواؤں، یتیموں کو وظیفے ملتے اور غریب طلباء کو وظائف دیکر ان کو تعلیم کے لئے بھیجا جاتا، یہاں ملک میں بھی اور بیرون ملک بھی، جن پیسوں کو آپ نالیوں پہ لگا رہے ہیں، جن پیسوں پر آپ نے مساجد میں اور حجروں میں سیاست شروع کی ہے، یہ Solarization اپنے من پسند لوگوں کی کھیتوں پر آپ Solar کے پلانٹس لگا رہے ہیں، وہاں سے پانی نکالتا ہے، اس سے بڑا زمیندار، اس کی بڑی زمین اگر بنجر پڑی ہے لیکن اگر وہ پی ٹی آئی سے تعلق نہیں رکھتا، اس کو یہ سہولت میسر نہیں ہوتی۔ جناب سپیکر، ایسے حالات میں خزانہ خالی ہوگا،

دوائی مہنگی ہوگی، روٹی مہنگی ہوگی، مزدور بے روزگار ہوگا، کارخانے بند ہوں گے، یہ صوبہ جتنا ان نو سالوں میں پیچھے چلا گیا ہے، مزید یہ پیچھے چلتا جائے گا، ابھی بھی دیر نہیں ہوئی، اگر کچھ لوگ بنگالہ سے فرار ہو کر یہاں آئے ہیں، انہوں نے پناہ لی ہے، ان کو بٹھا کر ان سے اگر Dictation لینی ہے، ان سے صلاح لے لیں، ان سے پوچھ لیں کہ اس صوبے کے مفاد کے لئے کرنا کیا ہے؟ اس صوبے کے غریب لوگوں کے لئے کوئی پالیسی بنائیں، ان شاء اللہ آپ کا ساتھ دیں گے، اگر پشتونوں کو اور پشتون کے بچوں کو اپنی گندی سیاست کے لئے استعمال کریں گے تو اس کی بھرپور مذمت کریں گے۔ شکریہ۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you. Concerned Minister, to respond. Mr. Shaukat Yousafzai.

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر، بہت شکریہ۔ میرے بھائیوں نے بڑی زبردست باتیں بھی کیں اور سب سے پہلے تو آٹے کی قیمتوں پر بڑی باتیں ہو رہی ہیں، بابک صاحب بھی آ گئے ہیں، انہوں نے بھی بات کی، اگر آٹے کی قیمتیں صرف کپڑے بیچ کر ہی کنٹرول کرنا ہے تو پھر اللہ ہی حافظ ہے۔ اس صوبے میں جس وقت ہماری حکومت جس دن ختم ہوئی ہے، اس کے اگلے دن جو رپورٹ آئی ہے Bureau of statistics کی، جو ان کی حکومت کے دور میں وہ رپورٹ آئی ہے، اس رپورٹ کے اندر دو سال کا کورونا بھی ہوا، مشکلات بھی ہوئیں، اس کے باوجود ایکسپورٹ سب سے زیادہ، چونتیس سالوں میں سب سے زیادہ ایکسپورٹ، سب سے زیادہ ایگریکلچر پروڈکشن، پیداوار، سب سے زیادہ گندم کی پیداوار اس مرتبہ ہوئی ہے، پھر اس کے بعد ہم یہ سنتے آ رہے ہیں کہ اس صوبے کے اوپر آٹا بند کر دیا گیا، فلور ملوں کے اوپر گندم بند کر دی گئی ہے، بابک صاحب بیٹھے ہیں، ان کا بھی دور تھا، اس وقت بھی پنجاب کے اندر نواز شریف صاحب کی حکومت تھی، بدقسمتی سے جب بھی ان کی حکومت آتی ہے تو سب سے پہلے کام یہ کیا جاتا ہے کہ خیبر پختونخوا کے اوپر آٹا بند کرتے ہیں، یہ جو ان کا ایک طریقہ کار رہا ہے، یہ میرے خیال سے چیلنج ہونا چاہیئے۔ جہاں تک انہوں نے کہا کہ اس صوبے کے آئینی حقوق، اس صوبے کی مشکلات سر، میں آپ سے ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ لوگوں کو کیوں ٹرک کی بتی کے پیچھے لگایا گیا ہے، صرف ان کو ہم بتاتے ہیں کہ مہنگائی ہے، صرف ہم ان کو ان کے پیچھے لگاتے ہیں کہ جی بے روزگاری ہے، ساری قوم کو صرف ان دو چیزوں کے اوپر لگایا گیا ہے اور جو اصل ایشو ہے، اس ملک کو کون لوٹ رہا ہے، کرپشن کہاں ہو رہی ہے؟ اس سے ان کو الگ رکھا گیا ہے۔ جب اس کرپشن کے خلاف آپ آواز اٹھاتے ہیں، لانگ مارچ کے لئے نکلتے ہیں تو کہتے ہیں یہ تو اس ملک کا وقت ضائع کیا جا رہا ہے۔ جناب سپیکر، اس ملک کا سب سے بڑا

ایشو کرپشن ہے، سب سے پہلے اس کو کنٹرول کرنا ہے، لندن میں ایک وزیر خزانہ بیٹھا ہوا ہے، وہ وہاں سے مشورے بھیج رہے ہیں، ایک وزیر خزانہ یہاں بیٹھا ہوا ہے، وہ الگ سے گولہ باری کر رہا ہے، یہ بھی پرانا، آپ کے پاس، آپ ادھر جب بیٹھ کر کہتے تھے کہ جب ہم آئیں گے تو ڈالر کو ہم نیچے کر دیں گے، آپ سے تو ڈالر پکڑا ہی نہیں جا رہا ہے، یہ کہاں سے اچانک وہ آ گیا کہ عمران خان نے پٹرول کو بھی کنٹرول میں رکھا تھا، ڈالر کو بھی کافی حد تک مشکلات کے باوجود، جیسے وہ چلے گئے، ڈبل سینچریاں کر دیں، ڈالر نے Double Century cross کی، یہ تو ایسا تھا جیسے مدثر نذیر کی جو سینچری ہوتی تھی، اس طرح ہے کہ یہ انہوں نے اپنے آپ کو ثابت کر دیا کہ بوٹ پہننے سے، کیچڑ میں چلنے سے، تصویریں بنانے سے، اس طرح سے حکومتیں نہیں چلتی ہیں، صبح سات بجے اٹھنے سے، چھ بجے، سات نہیں چھ بجے اٹھنے سے فیصلے کرنے سے حکومتیں چلتی ہیں۔ آج اس ملک کے اندر فیصلے کہاں سے ہیں؟ صرف مشاورتیں ہو رہی ہیں، کبھی لندن جاکر مشاورت ہو رہی ہے، کبھی کراچی جاکر مشاورت ہو رہی ہے، ابھی کل ہمیں پھر نوید سنائی گئی کہ زرداری صاحب کے ساتھ دوبارہ ملاقات کریں گے، خود تو وہ فیصلے نہیں کر پا رہے ہیں، پنجاب کے ساتھ کیا ہوا، انہوں نے کیا کیا؟ جناب سپیکر، بات یہ ہے کہ یہ مشکلات کی جڑ ہے، اس جڑ کو جب تک آپ ختم نہیں کریں گے، اس ملک کو جب تک آپ آزاد نہیں کریں گے، آپ اس قوم کی غیرت خرید رہے ہیں، آپ لوگوں کو کہتے ہیں کہ جی مہنگائی ہو گئی، بے چارے مہنگائی کے پیچھے پڑ جاتا ہے، آپ یہ نہیں بتاتے کہ ہم کس کے Under کام کر رہے ہیں؟ یہ ملک خود مختار ہے، لاالہ الااللہ کے نام پہ بنا ہے اور ہمیں خوف ہے کہ امریکہ ہمیں دھمکیاں دے رہا ہے، ہم نے اگر امریکہ کی بات نہ مانی تو پتہ نہیں کہ ہمارے ساتھ کیا کرے گا؟ ایک تو جاکر دبئی میں بیٹھ گیا کہ وہ پتھر کے زمانے میں ہمیں بھیج رہے تھے، یہ لیڈر ہوتا ہے جناب سپیکر، فیصلے کرنا پڑتے ہیں، Absolutely Not اس طرح کے دو لفظوں میں کہنا پڑتا ہے، یہ نہیں کہہ سکتے، جب یہ نہیں کہیں گے تو ملک کا پھر کون وارث ہو گا؟ آج اللہ کے فضل سے ہم اپنے حقوق کی بات بھی کریں گے، بابک صاحب، ہم ان شاء اللہ تعالیٰ نکل رہے ہیں، 25 مارچ کو اپنا حق بھی مانگیں گے، اس صوبے کا حق بھی مانگیں گے اور ملک کا حق بھی مانگیں گے، یہ ملک ہم سب کا ہے، اگر کوئی آ کر اس ملک کے اندر، یہ پہلا موقع ہے، اللہ معاف کرے ایسا ملک آپ کو کہیں نظر نہیں آئے گا کہ اس کے سارے وزراء ضمانتوں پر نکل کر آئے ہوں، یہ کس کس ملک کی کوئی مثال ہمیں دیں گے، یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ وہ ہمارا پرائم منسٹر جو اس وقت، میں اس کو کرائم منسٹر کہتا ہوں، ہمارے کرائم وزیر داخلہ وہ عدالتوں میں جاکر کھڑے ہوتے

ہیں، اس طرح ہمیں امید ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ ان کی ضمانتیں منسوخ ہوں گی، یہ جیلوں میں جائیں گے، اگلے دن پھر وہ آ کر کرسی پہ بیٹھ جاتے ہیں، ان ساری چیزوں کو ہمیں دیکھنا ہے کہ اس ملک کو ہم نے کس طرف لے جانا ہے، یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ امریکہ ہمیں دھمکیاں دیں اور ہم خاموش بیٹھ جائیں، عمران خان یا اس کے جو لیڈر ہیں، ان کو طعنہ دیا جاتا تھا، آپ کو یاد ہے کہ یہ تو انہوں نے چینی مافیا اکٹھا کیا ہوا ہے، اس لئے ملک کے اندر چینی مہنگی ہے، جب عمران خان نے اس چینی مافیا کو ہٹایا تو پھر یہ ماشاء اللہ ایسے دوڑ کر بھاگے اور جا کر ان سے گلے ملے، ان کے گھر تک گئے، ان کا شکریہ ادا کیا کہ جی شکر ہے کہ آپ ہمارے ساتھ مل گئے، اس ملک کے اندر سب کو پتہ ہے کہ شوگر مافیا کون ہے، کس نے چینی مہنگی کی ہے؟ یہ عوام کو دھوکے میں نہیں رکھا جا سکتا، اب فیصلے کرنا پڑیں گے، جن لوگوں کا مقدر جیل ہے، ان کو جیل میں جانا پڑے گا اور جن کے مقدر میں حکومت کرنی ہے، ان شاء اللہ وہ حکومت کریں گے۔ ہم امریکہ سے برابری کی بنیاد پر بات کرتے ہیں، ہم کسی کو دھمکی نہیں دیتے، نہ ہم کسی ملک کے ساتھ جنگ چاہتے ہیں لیکن یہ ہمیں نہ ڈرایا جائے کہ ہمارا ملک کمزور ہے، ہمارا ملک غریب ہے، یہ کچکول کی باتیں یہاں نہیں چلتی ہیں۔ جناب سپیکر، یہ غیرتمند قوم ہے اور ہم ایٹمی طاقت رکھتے ہیں، ہم اسلامی ملک ہیں، ہم لاالٰہ الااللہ کا جذبہ رکھتے ہیں، ہمیں کون شکست دے سکتا ہے؟ یہ ہمیں کس سے ڈرا رہے ہیں، ان لوگوں نے تو کتنے سال افغانستان پر بمباری کی، ایک افغانستان میں یہ اپنا اثر ورسوخ نہیں بڑھا سکے، یہ باقی دنیا میں کیا بڑھا لیں گے؟ یہ لاالٰہ الااللہ کے سامنے نہیں ٹھہر سکتے، ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ آپ مہنگائی کی بات کریں لیکن جو اصل ایشو ہے اس ملک کا، کرپشن، اس پہ مٹی نہ ڈالیں، اس کو اٹھائیں، لوگوں کو بتائیں کہ اصل ایشو کیا ہے اور یہ کون کر رہا ہے؟ یہ "سرے محل" کہاں سے آ گیا، یہ کہاں سے اتنے بڑے بڑے محلات آ گئے جو سولہ سال سترہ سال کی عمر میں لندن میں جا کر محلات خریدے جائیں اور آج تک یہ جو کہتے ہیں کہ ہمیں انہوں نے یہ Political victimization کا نام دیا گیا، آج آپ Money trail لا کر دیدیں، آپ آزاد ہیں، آپ جیل جانا چاہتے ہیں، آپ ملک سے باہر بھاگنا چاہتے ہیں لیکن Money trail دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ عمران خان سے جب مانگا گیا تو ہزاروں صفحوں پر مشتمل انہوں نے Money trail پیش کر دیا، کرکٹ کے زمانے سے لیکر Last تک، تو ان کو ایماندار لیڈر کا خطاب بھی ملا، Sicilian mafia کس نے کہا اور کیوں کہا؟ یہ اسی لئے کہ ملک سے باہر بیٹھ کر جس طرح الطاف حسین کرتا تھا آج نواز شریف ملک سے باہر بیٹھ کر وہاں سے ڈنڈے ہلائے جا رہے ہیں، یہ پاکستان کوئی Banana republic نہیں

ہے کہ وہاں سے اس کو اس طرح کنٹرول کیا جا سکے، ہم خود مختار ملک ہیں، ان شاء اللہ اس کی خود مختاری کو ہم ہر قیمت پہ یقینی بنائیں گے۔ ایک اور بات، ڈرون حملے کس کے دور میں ہوتے رہے، یہ ڈرون حملے کیوں ہوتے رہے، کس نے اس کی اجازت دی؟ بدقسمتی سے بہت سارے لوگوں کے نام آ گئے، ایک انٹرویو سلیم صافی صاحب نے بھی کیا تھا جو ہمارے بہت مخالف ہیں لیکن میں ان کا حوالہ اس لئے دیتا ہوں کہ انہوں نے بھی ایک انٹرویو کیا، اس میں مولانا سے جب پوچھا گیا کہ یہ جو ڈرون حملے ہوتے رہے، اس پر تو آپ کے بھی دستخط ہیں، اس نے کہا، یہ تو سب نے کیا ہے۔ لیکن آپ نے کیوں کیا؟ آپ تو اس کی مخالفت کرتے تھے، اس کا جواب ان کے پاس نہیں تھا۔ اس ملک کے ساتھ کیا کیا نہیں ہوا؟ اب بابک صاحب خفا ہوں گے کہ اگر میں یہ کہوں کہ یہاں صرف ہم نے پختونوں کا نام لیا لیکن پختونوں کے حوالے سے جو اصل ایشوز ہیں، ہمیں ان کی طرف آنا چاہیئے، پختونوں کو ہمیں Educate کرنا چاہیئے، پختونوں کو ہمیں (شور) ٹھیک ہے، اچھا جی، ٹھیک ہے۔ جناب سپیکر، جہاں تک ہیلتھ کے حوالے سے انہوں نے بات کی، بالکل میڈیسن کے حوالے سے بات کی اور۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی آپ ٹاپک پر بات کریں، ہیلتھ اور مہنگائی پر بات کریں۔

(شور)

<u>وزیر محنت و افرادی قوت</u>: میں نے تو وہ نام ہی نہیں لیا ہے، میں نے تو صرف پورا نام لے کر کہا ہے، میں نے تو وہ دوسرا نام نہیں لیا۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی جی۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت</u>: آپ اس پر کیوں خفا ہوئے ہیں؟۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شوکت صاحب، آپ Chair کو Address کریں اور بات کریں۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت</u>: جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: آپ بات کریں۔

<u>وزیر محنت و افرادی قوت</u>: جناب سپیکر، جہاں تک ہماری حکومت کا تعلق تھا، میں نے آپ سے کہا کہ عمران خان نے سبسڈی دی، سبسڈی کے ذریعے روکا، حالانکہ ساری دنیا کی معیشت وہ تباہی کی طرف جا رہی تھی، یہ کورونا کوئی معمولی جھٹکا نہیں تھا، دو سال کا جھٹکا تھا، اس جھٹکے کے باوجود میں کہہ رہا ہوں کہ ہماری

ایکسپورٹ بڑھی، ہماری ایگریکلچر کی پیداوار بڑھی، اس کے باوجود ہم نے سبسڈی دی، آج آکر یہ کہہ رہے ہیں کہ عمران خان نے سبسڈی کیوں دی؟ جبکہ باہر بیٹھ کر یہ کہہ رہے تھے کہ اس ملک میں تیل سستا ہو سکتا ہے تو کر دیں ناں، آج حکومت ان کے پاس ہے، انہوں نے حکومت کیوں گرانے کی کوشش کی؟ مہنگائی ان سے کنٹرول نہیں ہو رہی ہے، آج اگر آپ نے سازش کے ذریعے ایک منتخب حکومت کو گھر بھیج دیا تو عوام آپ سے Expect کرتے ہیں ناں، اب مہنگائی کم کریں، آپ دوائیوں کی بات کریں، آپ کا وزیر وہاں فیڈرل گورنمنٹ میں بیٹھا ہوا ہے، آپ اس سے کہیں کہ دوائیوں کی قیمت کم کرو کیونکہ یہ تو فیڈرل گورنمنٹ کا کام ہے، یہ صوبائی حکومت کا کام نہیں ہے کہ میں آپ سے کہوں کہ جی صوبائی حکومت دوائیوں کی قیمت کم نہیں کر رہی ہے۔۔۔۔،

<u>وزیر خزانہ</u>: دا اووایئی کنه۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت</u>: نه نه، خیر دے، تاسو ئے اووایئی۔ جناب سپیکر، انہوں نے کارڈ کی بات کی کہ یہ Cover نہیں کرتا ہے، سٹارٹ تو لے لیا ہے ناں، سٹارٹ لے لیا ہے، بڑے بڑے جو علاج تھے، اس میں شامل کر دیئے ہیں، یہ OPD بھی ایک دن ان شاء اللہ شامل ہو جائے گی لیکن آپ بتائیں کہ دنیا کے اندر کونسا ملک ہے جو اتنا بڑا علاج فری کراتا ہے جس میں Bone marrow transplant، جس میں Liver transplant پر ساٹھ لاکھ روپے خرچہ آتا ہے اور یہ جو میرے بھائی نے بات کی، وہ چلا گیا ہے، یہ فاٹا کے اندر اب یہ مسئلہ نہیں ہے کہ وہاں ہیلتھ کارڈ ہے یا نہیں ہے، شناختی کارڈ میں اب وہ فاٹا نہیں رہا ہے، وہ خیبر پختونخوا کا حصہ ہے، ہمارے بھائی ہیں، ایک ہی طرح کا وہ ہو رہا ہے۔ اب آج بھی آپ جائیں، جتنے آپ کو بڑے ہاسپیٹلز ملیں گے جناب سپیکر، سب سے زیادہ ہیلتھ کارڈ کے وہ غریب بے چارہ مزدور جو کہ اپنے Heart کے لئے ایک Stint نہیں لگا سکتا تھا، آج وہ بڑی خوشی کے ساتھ جاتا ہے، ایک اچھے سے اچھے ہاسپیٹل کے اندر اپنا علاج کراتا ہے اور دعا عمران خان کو دیتا ہے، یہ مانیں یا نہ مانیں، ان شاء اللہ تعالیٰ یہ جو دوائیوں کی انہوں نے بات کی، میں بالکل ان کے ساتھ Agree کرتا ہوں لیکن اس ملک کا کوئی تو احساس کرے، جب فٹ پاتھ پر سونے والے کے لئے عمران خان نے پناہ گاہ بنائی، ایک غریب آدمی جا کر شام کو کسی کے آگے ہاتھ پھیلاتا تھا، میں نے کھانا نہیں کھایا، اس کے لئے لنگر خانے کھولے، احساس دلایا، اس کے بعد یہ یوں کہتے ہیں کہ جی عمران خان نے تو لنگر خانے کھولے ہیں، بھائی تمہیں کیا پتہ، تم برگر فیملی ہو، تمھیں کیا پتہ کہ ان غریبوں کی کیا چھوٹی چھوٹی خواہشات ہوتی ہیں، ان کو

عزت دینی چاہیئے، آپ فٹ پاتھ پر لوگوں کو دیکھ کر آپ خوش ہو رہے ہیں، آج بھی آپ خوش ہو رہے ہیں، آپ کو چاہیئے کہ آپ کو احساس ہو کہ ایسا پرائم منسٹر آیا جس نے غریب کا بھی سوچا، سعودی عرب کے اندر وہ کھڑا ہو کر ان بیچارے غریب لوگوں کی بات کرتا ہے کہ مجھے تکلیف ہوتی ہے، مجھے درد ہوتا ہے کہ میرے پاکستان کے لوگ یہاں کام کر رہے ہیں، ان کے ساتھ کوئی زیادتی ہوتی ہے، آج تک کوئی پرائم منسٹر جس طرح انہوں نے بات کی ہے، انہوں نے اوورسیز کے لئے ووٹ کا حق دیا، اب یہ کہہ رہے ہیں ہم ان سے یہ چھیننا چاہتے ہیں۔ بہت ساری باتیں اور بھی ہیں، ٹائم بھی کم ہے، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، ان شاء اللہ تعالیٰ یہ جو فارمولے کی بات کی، میں نے یہ باتیں اس لئے کیں کہ جوان کا یہ خیال ہے، میری بھی یہی سوچ ہے کہ ڈاکٹرز یہ دوائیاں لکھنے کے بجائے دوائیوں کا فارمولہ لکھیں، بالکل میں ان کے ساتھ Agree کرتا ہوں، اس طرح ہی ہونا چاہیئے تاکہ عوام کے پاس Option ہو کہ وہ کونسی میڈیسن لینا چاہتے ہیں۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور تیمور صاحب سے گزارش کروں گا کہ ایک دو باتیں وہ کر لیں، یہ جو میڈیسن کے حوالے سے انہوں نے بات کی ہے، ٹھیک ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ٹھیک ہے، میں ایک چیز کی وضاحت کر دوں، اختیار ولی صاحب نے آخر میں جاتے جاتے کہا تھا کہ کچھ لوگ اس صوبے میں چھپے ہوئے ہیں، ان سے غلطی ہو گئی، وہ لندن کی بات کر رہے تھے، صوبے کی بات نہیں کر رہے تھے، وہ لندن کی بات کر رہے تھے کہ کچھ لوگ لندن میں چھپے ہوئے ہیں۔ جی عائشہ بانو صاحبہ، آپ اپنی سیٹ پر بیٹھیں۔

<u>محترمہ عائشہ بانو</u>: جی بہت شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ آج پوائنٹ آف آرڈر پر بات کروں گی، اتوار والے دن ہماری شیریں مزاری صاحبہ کے ساتھ ایک حادثہ ہوا ہے، اس کے اوپر میں بات کرنا چاہتی ہوں۔ اس کو ہم Condemn کرتے ہیں، دنیا میں جب Wars ہوتی ہیں، جنگیں ہوتی ہیں، ہلاکو خان کی بیٹی بھی، رانی جھانسی ساری جنگیں کرتی تھیں لیکن وہ جب لڑتی تھی تو وہ عورتوں کی طرح نہیں لڑتی تھی، وہ مردوں کی طرح لڑتی تھی اور جوان کے ساتھ مقابلے میں جو مرد مقابلہ کرتے تھے تو وہ بھی عورتوں کی طرح نہیں لڑتے تھے، وہ بھی مردوں کی طرح مقابلہ کرتے تھے۔ ہماری شیریں مزاری صاحبہ کے ساتھ جو اس دن کی ایک حرکت ہوئی ہے، جس طریقے سے ان کو اٹھا کر اور گھسیٹ کر لے کر گیا ہے، وہ ایک نامرد ہی ایسی حرکت کر سکتا ہے، میں یہ جو حرکت ہوئی ہے، اس کو ہم Condemn کرتے ہیں، ہم لوگ جن کی وجہ سے یہ ہوا ہے، چاہے وہ پی ایم ایل (این) کی گورنمنٹ اس کو Deny کرتی ہے لیکن ہم کہتے ہیں کہ ان

کی پولیس تھی کیونکہ وہ اینٹی کرپشن کے لوگ آئے ہوئے تھے، ان کی پولیس کے لوگ کوہسار مارکیٹ میں آئے تھے، وہاں سے رپورٹ ہوئی تھی اور بغیر کسی وارنٹ کے ان کو اٹھا کر لے کر گئے ہیں۔ یہ جو پولیس گردی ہے، یہ پی ایم ایل (این) کے پرانے Tactics ہیں، اس کو ہم Condemn کرتے ہیں، ان کو ہم کہتے ہیں کہ آئندہ سے آپ لڑیں تو عورتوں کے لئے کوئی Leniency نہیں ہونی چاہیئے لیکن مرد کی طرح لڑیں، عورتوں کی طرح نہ لڑیں۔ (تالیاں) دوسری جو سب سے بڑی شرم کی بات تھی کہ وہاں پر جو یہ عورتیں کھڑی ہو کر جو آزادی مارچ، عورت مارچ، عورت Right ان کے اوپر بات کرتے ہیں، میں ان لوگوں سے ان آرگنائزیشنز سے، سول سوسائٹی سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ ان میں سے کس نے کھڑے ہو کر اس چیز کو Condemn کیا؟ کس آرگنائزیشن اور کس سول سوسائٹی کے لوگوں نے اٹھ کر اس چیز پر شریں مزاری صاحبہ کا سپورٹ کیا؟ چھوڑیں آپ کہ وہ کس پارٹی سے تعلق رکھتی ہیں، ایک عورت پوری زندگی اپنی Human rights کے لئے لڑتی رہی، Transgender کے لئے لڑتی رہی، کمیونٹی کے لئے لڑتی رہی، عورتوں کے لئے لڑتی رہی، مینارٹی کے لئے لڑتی رہی، یہ وہی عورتیں ہیں جو میڈیا کے لئے، سب کے لئے کھڑی رہی ہیں، Human rights کے لئے ہر ایک جگہ پر اسمبلی کے فلور پر بات کرتی رہیں، جب اس قسم کی Human rights کی جب Violation ہو گی تو کہاں ہیں وہ لوگ اور وہ لوگ شریں مزاری صاحبہ کے ساتھ کیوں نہیں کھڑے ہوئے؟ ایک خاتون خاتون کی حیثیت سے کھڑی ہو جاتی، ہم خاتون Woman card نہیں Use کرنا چاہتے ہیں لیکن جو حرکت ہوئی ہے، جس طریقے سے وہ پولیس آئی ہے اور جس طریقے سے ان کو لے کر گئے ہیں، یہ ایک نامردوں والی حرکت تھی اور ایک مرد اس طرح کی حرکت نہیں کر سکتا، جو بھی اس کے ادارے ہیں، ہمارے پولیس کے ادارے ہیں یا ہماری اینٹی کرپشن کی جو پولیس آئی تھی، ان سے یہ پوچھنا چاہیئے، یہاں سے اس ایوان سے ان سے یہ سوال پوچھنا چاہیئے کہ بغیر وارنٹ کے وہ کس طریقے سے جا کر وہ خاتون کو اٹھا کر لے جاتے ہیں اور بغیر کسی رپورٹ کے، بغیر کسی وارنٹ کے ان کو لے کر جایا جا رہا تھا؟ میں یہ توقع رکھتی ہوں کہ یہاں پر جتنے بھی میرے ممبران موجود ہیں، جتنے بھی یہاں پر Lobbies میں یہاں پر لوگ موجود ہیں، آئندہ سے اگر کسی بھی خاتون یا کسی بھی مرد کے ساتھ Human rights کی اگر Violation ہوتی ہے یا لیگل طریقے سے اس کے بغیر وارنٹ کے بغیر لیگل کاغذات کے اگر ان کو اٹھایا جاتا ہے تو میں Expect کرتی ہوں کہ آئندہ تمام لوگ اٹھ کر اس کے اوپر آواز اٹھائیں۔ بہت شکریہ۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ میں مذمت کرتی ہوں، گجرانوالہ کے جلسے میں جو عمران خان نے ہماری قائد مریم بی بی کے لئے جو الفاظ استعمال کئے ہیں کہ مدینہ ریاست کے کردار، مدینہ ریاست کے وہ دعویدار، ان کے کردار جو ابو جہل کے ہیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ جی، میڈم، جب اس میں ایسی کوئی بات نہیں تھی، آپ کو خان صاحب کی باتوں کی مذمت یاد آتی ہے لیکن مولانا صاحب اور آپ کی پارٹی کے لوگوں کی جو باتیں ہیں وہ آپ کو نظر نہیں آتی ہیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: اس کی سوچ، یہ باون (52) فیصد آبادی، جناب سپیکر صاحب، پھر اگر آپ ادھر سے مذمت کو سنتے ہیں، ادھر سے آپ مجھے ٹائم دیں کیونکہ عمران خان نے۔۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: The sitting is adjourned till 02:00 pm of 30th May, Monday, 2022.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 30 مئی 2022ء کو بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)